COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

نیا مکتبہ اقرا

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

# خطرناک تجربہ

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کا سنسنی خیز خلائی سفر جاری ہے۔ انہیں حیرت انگیز خطرناک واقعات پیش آرہے ہیں۔ جن کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے وہ آگے ہی آگے سفر کرتے چلے جارہے ہیں۔ اس بار بھی عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کو رونگٹے کھڑے کر دینے والے حالات سے واسطہ پڑا ہے۔ لیکن آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ یہ لوگ ہمت اور حوصلے سے کام لے کر ہر مشکل کا مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی انہیں محسوس ہوتا ہے کہ شاید یہ ان کی زندگی کا آخری دن ہے۔ اس بار بھی ماریا ایک ایسی ہی جان لیوا مہم سے دوچار ہے۔ اس کی تفصیل آپ خود پڑھ لیجئے گا۔

تمہارا انکل

اے حمید

۴۵۴ این راہ چمن سمن آباد لاہور

قیمت ۵۰ /۷

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

: ۱۹۸۶

ناشر : نیا مکتبہ اقرا ۱۳ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸

طابع : تاج دین پرنٹرز آبکاری روڈ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

## ترتیب

طلسمی دائرہ
سونا لینی کا خفیہ خزانہ
اندرا دیوی کا پاتال
کیٹی کا دشمن سیارہ
خطرناک تجربہ

# طلسمی دائرہ

ماریا اندھے کنوئیں میں بند تھی

وہ غیبی حالت میں نہیں تھی۔ وہ اپنے جسم کے شاہی راجکماری والے لباس کو دیکھ سکتی تھی۔ کنوئیں کا منہ اوپر سے بند کر دیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کنوئیں میں تھوڑی دیر بعد آکسیجن ختم ہو گئی لیکن ماریا نے محسوس کیا کہ وہ آسانی سے سانس لے سکتی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی غیر معمولی طاقت کا ایک حصہ ابھی اس کے پاس موجود تھا۔

کنوئیں میں پانی بالکل نہیں تھا۔ ماریا جنگلی جھاڑ جھنکاڑ اور کوڑے کرکٹ پر پڑی تھی۔ اسے ناگ عنبر اور کیٹی کا خیال آنے لگا۔ اسے اس بات کا بھی بڑا دکھ تھا کہ اس کی سہیلی کیسری نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا تھا۔ اور اسے کنوئیں کے پاس لاکر اس میں دھکا دے دیا تھا لیکن یہ سوچ کر ماریا نے کیسری کو معاف کر دیا کہ اس نے جو کچھ کیا راجہ کے حکم پر کیا تھا۔ ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سوچنے لگی کہ آخر راجہ نے ایسا کیوں کیا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اصلی راجکماری محل میں واپس آگئی ہو اور راجہ کو ماریا سے اپنی جان کا خطرہ ہو؟ بہر حال ماریا کے دماغ میں طرح طرح کے خیال آرہے تھے۔ اس نے دو ایک بار کنوئیں کی دیوار پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھنے کی کوشش کی مگر کنوئیں کی پتھریلی دیوار اتنی ہموار تھی کہ ماریا اوپر نہیں چڑھ سکتی تھی۔ اب وہ اسی امید پر کنوئیں میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گئی کہ ہو سکتا ہے ناگ اس کی خوشبو محسوس کر کے ادھر آنکلے!

ناگ کو محل کے اندر سے ماریا کی خوشبو بالکل نہیں آرہی تھی۔ وہ محل کے اوپر سیاہ چھوٹے عقاب کی صورت میں پرواز کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ابھی ابھی محل سے ماریا کی جو خوشبو آرہی تھی وہ اب کہاں چلی گئی ہے؟ اس کا مطلب تو بالکل صاف تھا کہ ماریا اسی محل کی کسی خفیہ جگہ پر موجود ہے ممکن ہے اسے کسی تہہ خانے میں بند کر کے دروازے کے آگے دیوار چن دی گئی ہو کیونکہ صرف دیوار چن دینے ہی سے ماریا کی خوشبو بند ہو سکتی تھی

ناگ کو اس حقیقت کا بھی شدید احساس تھا کہ اس محل کے لوگ ناگ کے خون کے پیاسے ہیں اور وہ اسے مار ڈالنا چاہتے ہیں یہ بات بھی ناگ کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ آخر یہ لوگ اس کے دشمن کیوں ہیں؟



بہر حال اس وقت ناگ کو ماریا کی فکر تھی کہ اگر وہ کسی جگہ قید کر کے بند کر دی گئی ہے تو اسے وہاں سے فوراً نکالے۔ کیونکہ یہ بات بھی ثابت ہو جاتی تھی کہ ماریا غیبی حالت میں نہیں ہے۔ اگر غیبی حالت میں ہوتی تو وہ بڑی آسانی سے دیواروں میں سے گزر کر باہر نکل سکتی تھی۔ کہیں اس پر کوئی جادو تو نہیں کر دیا گیا؟ ناگ نے سوچا۔ ایسا ہو سکتا تھا۔

اب ناگ نے فیصلہ کیا کہ وہ ایک بار پھر سانپ بن کر سارے محل کی تلاشی لے گا۔ چنانچہ وہ ایک غوطہ لگا کر محل کے شمالی کونے والی چھت کی دیوار کے پاس باغ میں اتر آیا۔ یہاں اترتے ہی اس نے چھوٹے سیاہ سانپ کی شکل اختیار کر لی اور دیوار پر چڑھی ہوئی پھولوں والی بیل میں رینگتا ہوا دیوار پر چڑھ گیا اوپر جا کر ایک گول روشندان آگیا جس میں سلاخیں لگی تھیں۔

ناگ سلاخوں میں سے رینگ کر اندر چلا گیا۔ یہ ایک کوٹھڑی تھی جس میں چاول دال اور آٹے کی بوریاں پڑی تھیں۔ یہ گویا محل کا سٹور روم یا مودی خانہ تھا۔ ناگ بوریوں کے بیچ میں سے رینگتا ہوا بند دروازے کی درز میں سے باہر نکل گیا۔ آگے ایک راہ داری آگئی اگرچہ باہر دن کا وقت تھا مگر یہاں ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔ ناگ کو کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ جلدی سے دیوار کے ساتھ اندھیرے میں ہو گیا۔

ایک سپاہی کاندھے پر بوری لادے آیا اور سٹور میں داخل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہوگیا۔ ناگ راہ داری میں رینگتا ایک دو ستونوں والے تنگ سے دروازے کے سامنے آگیا۔ اس کا دروازہ کھلا تھا اور اندر سے اگربتیوں کے سلگنے کی خوشبو آرہی تھی۔ ناگ دروازے میں سے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ یہ ایک چھوٹا سا پوجا کرنے والا مندر ہے۔ سامنے دیوار میں کسی دیوی کی مورتی لگی ہے۔ جس کا منہ کھلا ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں چکر ہے۔ سر پر تاج رکھا ہے چہرے پر سیندور ملا ہے اور آنکھوں میں سُرخ ہیرے دمک رہے ہیں۔ مورتی کے سامنے استھان پر سامگری میں لوبان وغیرہ سلگ رہا ہے۔

ناگ نے عنبر ماریا کے ساتھ اپنے ہزاروں سالہ سفر میں اس قسم کی کئی مورتیاں دیکھی تھیں اسے کوئی تعجب نہ ہوا۔ وہ رینگتا ہوا مورتی کے پاس آگیا۔ اس نے دیکھا کہ جہاں مورتی دیوار کے ساتھ کھڑی ہے وہاں ایک دائرہ بنا ہے جس کے اندر ایک سبز تھالی میں سرخ رنگ کا لعل چمک رہا ہے۔ ناگ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ لعل کیسا ہے اور یہاں کس لئے رکھا ہے؟

وہ نادانی سے اس دائرے کے اندر داخل ہوگیا۔

یہ ناگ کی سخت غلطی تھی۔ دائرے میں داخل ہوتے ہی اسے یوں لگا جیسے کسی نے اسے اندر دھکیل دیا ہے وہ تڑپ کر



پیچھے کو پلٹا اور رینگ کر باہر نکلنے لگا تو دائرے سے باہر نہ نکل سکا۔ اس کے آگے جیسے شیشے کی ایک گول دیوار آگئی تھی۔ وہ ہر بار دائرے میں سے باہر نکلنے کے لئے لپکتا اور ہر بار اس کا سر جیسے نظر نہ آنے والے شیشے کی گول دیوار سے ٹکرا کر رہ جاتا۔ اب تو ناگ پریشان ہوگیا۔ سوچنے لگا کہ اس نے دائرے میں داخل ہو کر بڑی حماقت کی ہے۔ یہ تو طلسمی دائرہ تھا۔

ناگ طلسمی دائرے میں بند ہو کر رہ گیا۔

دوسری طرف محل کے خاص کمرے میں شاہی جوتشی آگ جلائے ہون کر رہا تھا اور منتر پڑھے جا رہا تھا۔ راجہ اس کے پاس ہی آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ منتر ختم کرنے کے بعد شاہی جوتشی نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر پھونک ماری۔ راجہ نے بے تاب ہو کر پوچھا۔

میرے دشمن کا پتہ چلا کہ وہ کہاں ہے؟

شاہی جوتشی مسکراتے ہوئے بولا۔

"مہاراجہ! آپ قسمت کے دھنی ہیں۔ آپ کا دشمن اس وقت آپ کے محل میں ہے۔"

"میرے محل میں ہے؟" راجہ نے چونک کر پوچھا

"ہاں مہاراجہ" جوتشی نے کہا۔ "وہ تمہارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



جال میں خود بخود پھنس گیا ہے۔

"کہاں ہے وہ؟" راجہ چلایا "اسے فوراً قتل کر دو"

جوتشی اٹھ کھڑا ہوا۔ "میرے ساتھ آیئے اور اپنے دشمن کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

جوتشی راجہ کو لے کر مندر میں آگیا یہ اندرا دیوی کا مندر تھا۔ راجہ نے دیکھا کہ اندرا دیوی کی مورتی کے آگے طلسمی دائرے میں ایک سیاہ سانپ تیزی سے ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ناگ نے جب ان لوگوں کو دیکھا تو اپنی جون بدلنے کی ایک بار پھر کوشش کی مگر وہ پہلے کی طرح ناکام رہا۔ وہ سانپ سے کوئی دوسری شکل اختیار نہ کر سکا۔ وہ اندرا دیوی کے طلسم میں تھا۔

راجہ بولا۔ "کیا یہ سانپ میرا دشمن ہے؟"

جوتشی نے کہا "یہ سانپ نہیں انسان ہے۔ مگر اس وقت اس پر اندرا دیوی کا طلسم ہے اور یہ انسان کی شکل اختیار نہیں کر سکتا"

ناگ ان کی باتیں سن رہا تھا۔ وہ لعل والی سبز تھالی کے پاس کنڈلی مار کر بیٹھ گیا اور راجہ اور جوتشی کو تکنے لگا۔ راجہ نے تلوار کھینچ لی۔ اور ناگ کے ٹکڑے کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ جوتشی نے راجہ کا ہاتھ روک لیا۔



"نہیں مہاراجہ! اسے ہم ایسے نہیں مار سکیں گے۔ کیونکہ یہ ایک غیر معمولی طاقت رکھنے والا سانپ ہے ہو سکتا ہے مرنے کے بعد بھی اس کے جسم کے ٹکڑے کسی وقت آپس میں جڑ جائیں اور یہ پھر سے زندہ ہو جائے۔"

راجہ بولا۔ "میں اسے آگ میں ڈال کر بھسم کر دوں گا۔"

جوتشی نے کہا "آگ میں جلنے کے بعد اس کی راکھ بھی زندہ ہو سکتی ہے"

راجہ پریشان ہو کر بولا۔ "پھر میں اپنے دشمن سے کس طرح چھٹکارا حاصل کر سکتا ہوں۔ مجھے کوئی راستہ بتاؤ۔

جوتشی نے مسکرا کر کہا۔ "مہاراجہ! میں اسے ایک ایسی جگہ پھینک دوں گا جہاں سے یہ کبھی واپس نہیں آ سکے گا۔ دنیا ختم ہو جائے گی۔ مگر یہ آپ کے محل میں پھر نہ آئے گا۔"

ناگ تو بے چین ہو گیا کہ یہ جوتشی کم بخت اسے کس جگہ پھینکنے والا ہے؟

راجہ نے پوچھا "تم اسے کہاں پھینکو گے؟"

جوتشی بولا "دیوی اندرا کے پاتال میں ۔ دیوی اندرا ہمارے آباؤ اجداد کی دیوی ہے۔ آج سے چھ ہزار برس پہلے ہمارے آریہ بزرگ جب ہندوستان میں آئے تھے تو سے دیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اور اگنی کے ساتھ دیوی اندرا کو بھی اپنے ساتھ لائے تھے دیوی اندرا پاتال کے پانیوں اور بارشوں کی دیوی ہے۔ میں آپ کے دشمن کو دیوی اندرا کے پاتال میں پھینک دوں گا جہاں سے یہ رہتی دنیا تک باہر نہ نکل سکے گا"

راجہ بڑا خوش ہوا اور بولا۔

"تو جلدی کرو۔ میرے دشمن کو ہمیشہ کے لئے میرے راستے سے ہٹا دو میں تمہارا منہ موتیوں سے بھر دوں گا"

جوتشی نے دونوں ہاتھ پھیلا کر دیوی اندرا کی تعریف کے بھجن گانا شروع کر دیا۔ جوں جوں بھجن گانے کی آواز بلند ہو رہی تھی ناگ کو اپنے جسم میں سردی لگتی محسوس ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی اسے برف میں بند کر رہا ہے پھر وہ برف کی طرح ٹھنڈا ہو گیا۔ ناگ اب اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا جسم پتھر کی طرح سخت اور برف کی طرح ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

جوتشی نے بھجن گانا بند کر دیا اور ناگ کو دم سے پکڑ کر اٹھا لیا۔ ناگ پتھر کی طرح سخت ہو چکا تھا۔ جوتشی برابر منتر پڑھے جا رہا تھا۔ منتر پڑھتے پڑھتے وہ دیوی اندرا کی مورتی کے سامنے آگیا۔ راجہ پھیلی ہوئی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ



رہا تھا۔ جوتشی نے بلند آواز میں کہا

"دیوی اندرا! تو ہماری رکھوالی کرنے والی ہے۔ یہ سانپ راجہ کا دشمن ہے اسے اپنے پاتال کی دنیا میں لے جا اور پھر کبھی اسے ادھر نہ آنے دینا"

یہ کہہ کر جوتشی نے پتھریلے ناگ کو دیوی اندرا کے بت کے منہ میں ڈال دیا۔ ناگ کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ دیوی اندرا کے منہ میں گرتے ہی پھسل کر نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ اس کے چاروں طرف گھپ اندھیرا تھا۔ اسے عجیب و غریب آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کبھی بجلی کڑکتی۔ کبھی بادل گرجتے۔ کبھی تیز سیٹی کی آواز گونج جاتی۔ پھر جیسے ہزاروں جنگلی جانوروں کے شور مچانے کی آوازیں آنے لگیں۔

آہستہ آہستہ یہ ساری آوازیں غائب ہو گئیں۔ ناگ پھسلتا ہوا گھپ اندھیرے میں پانی میں گر گیا۔ پانی نیم گرم تھا۔ ناگ کو اپنا جسم زندہ ہوتا محسوس ہوا۔ وہ اپنے جسم کو ہلا سکتا تھا۔ گھما پھرا سکتا تھا۔ ناگ پانی کے اندر تیرنے لگا۔ وہ تیزی سے تیرتا ہوا پانی کی سطح پر آگیا اس کے چاروں طرف اندھیرا تھا۔ ایسی تاریکی ناگ نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ دیوی اندرا کے پاتال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



میں آگیا تھا۔ ناگ کو اس بات کی بڑی تشویش تھی کہ جوتشی کے کہنے کے مطابق وہ دیوی اندرا کے پاتال میں آگیا ہے اور یہاں سے کبھی واپس اپنی دنیا میں نہ جا سکے گا۔ تو کیا اب وہ کبھی عنبر ماریا کیٹی اور تھیوسانگ سے ملاقات نہ کر سکے گا

ناگ یہ سوچ کر ایک لمحے کے لئے پریشان ہوگیا۔ پھر اس نے مایوسی کے خیالات کو پرے پھینک دیا اور اس خیال سے دل کو طاقت دی کہ دیوی اندرا ایک مورتی ہے۔ خدا ان مورتیوں سے بہت بڑا ہے۔ اگر خدا چاہے گا تو وہ اس پاتال سے بھی اسے نکال دے گا۔

ناگ تیرتا ہوا کنارے پر آگیا۔ اب اسے اندھیرے میں تھوڑا تھوڑا دکھائی دینے لگا تھا۔ اس نے دھندلی نظروں سے دیکھا کہ وہ ایک تالاب کے کنارے بنی ہوئی زنگ آلود سیڑھیوں پر بیٹھا تھا۔ اس قسم کی سیڑھیاں ہزاروں سال پہلے بنے ہوئے تالابوں کے کنارے ہوا کرتی تھیں۔ ناگ سیڑھیاں چڑھ کر باہر زمین پر آیا تو اسے دور ایک جگہ آگ جلتی نظر آئی۔ ناگ نے اس طرف رینگنا شروع کر دیا۔ اسے اچانک خیال آیا کہ اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنی شکل بدل سکتا ہے کہ نہیں؟



ناگ نے ایک جگہ رک کر پھنکار ماری اور اسے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ وہ سانپ سے عقاب کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ اس کی طاقت واپس آگئی تھی۔ ناگ عقاب بن کر اوپر کو اٹھا اور درختوں کے اوپر اندھیری رات میں اڑتا ہوا اس جگہ پہنچا جہاں اسے آگ نظر آئی تھی۔

ناگ نے دیکھا کہ آگ جنگل میں ایک کھلی جگہ پر الاؤ کی شکل میں جل رہی ہے۔ اس الاؤ کے آس پاس بکھونی شکل کے گھاس پھوس کی چھت والے بڑے بڑے جھونپڑے بنے ہوئے ہیں۔ جھونپڑوں کے پیچھے درختوں تلے گھوڑے بندھے ہیں۔ ایک طرف چند ایک بکریاں بھی بیٹھی جگالی کر رہی ہیں۔ ناگ درخت کی ٹہنی پر بیٹھ گیا۔

اتنے میں ایک جھونپڑے میں سے کسی عورت کی آواز بلند ہوئی۔ یہ آواز کسی دردناک چیخ سے ملتی جلتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ایسی آوازیں آئیں جیسے کوئی اس عورت کو پیٹ رہا ہے۔ پھر عورت کے کراہنے کی آوازیں آنے لگیں۔ اس کے بعد گہری خاموشی چھا گئی۔ ناگ نے سوچا کہ اس جھونپڑے کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ وہ نیچے اترنے ہی لگا تھا کہ اس جھونپڑے میں سے ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر نکلا۔ اس کے ہاتھ میں ہنٹر تھا۔ اس کا رنگ کالا نہیں تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اس کا لباس بھی جنگلی آدمیوں ایسا نہیں تھا جیسا کہ ہندوستان کے جنگلوں میں لوگ پہنا کرتے تھے۔ اس لمبے تڑنگے آدمی کے بال گردن تک تھے اور اس نے چمڑے کی جیکٹ قسم کی صدری پہن رکھی تھی۔ یہ آدمی جھومتا جھامتا دوسرے جھونپڑے میں داخل ہو گیا۔

ناگ نے درخت پر ہی سانپ کی شکل بدلی اور رینگ کر درخت کے نیچے آگیا۔ ابھی وہ درخت کے پاس ہی تھا کہ جھونپڑی میں وہی لمبا تڑنگا آدمی پھر نمودار ہوا۔ اس کے ساتھ ایک موٹی توند والا آدمی بھی تھا۔ دونوں کے ہاتھوں میں ایک ایک تھالی تھی۔ تھالی میں کچھ جنگلی پھول تھے۔ وہ آگ کے الاؤ کے سامنے کھڑے ہو کر اشلوک پڑھنے لگے۔ یہ اشلوک سنسکرت کے تھے اور ناگ کو یاد آگیا کہ یہ اشلوک قدیم آریا قوم کے ویدوں یعنی رگ وید میں لکھے ہوئے تھے۔ ناگ کو ایک دم خیال آیا کہ جوتشی نے کہا تھا کہ یہ سانپ آج سے پانچ ہزار پیچھے کے زمانہ میں چلا جائے گا۔

"تو کیا میں آریاؤں کے زمانے میں آگیا ہوں؟" ناگ نے دل میں کہا

آریا قوم جب آج سے ہزاروں سال پہلے وسط ایشیا کے میدانوں سے نیچے اتری تھی تو وہ سب سے پہلے پنجاب کے



دریاؤں کی سرزمین میں آکر آباد ہوئی تھی۔ اس زمانے میں پنجاب کے علاقے میں دراوڑ قوم رہا کرتی تھی اور دراوڑ راجہ حکومت کرتے تھے۔ آریا جنگ جو، سخت جان، اونچے لمبے اور کھلے رنگ کے بہادر لوگ تھے۔ یہ ظالم اور وحشی لوگ تھے۔ انہوں نے پنجاب میں آتے ہی دراوڑ قوم کے راجاؤں کو شکست دی اور دراوڑ لوگوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ دراوڑ قوم کے بچے کھچے لوگ بھاگ کر جنوبی ہندوستان کی طرف چلے گئے اور پنجاب پر آریا قوم نے قبضہ کر لیا۔ انہوں نے اپنی بستیاں آباد کر لیں۔ آریا قوم کی ہر بستی اور شہر کا اگرچہ ایک الگ راجہ ہوتا تھا مگر ان کا آپس میں بڑا اتحاد تھا۔ انہوں نے اس زمانے کے ہڑپہ اور موہنجو دڑو میں آباد لوگوں کو بھی شکست دے کر ان کو جنوبی ہند کی طرف دھکیلا اور ان کے شہروں پر قبضہ کر لیا۔

اس وقت ناگ شمالی پنجاب یعنی آج کے گوجرخاں اور جہلم کے علاقے میں آگیا تھا۔ جہاں اس زمانے میں پانی کی جھیلیں تالاب، جنگل اور سبزہ ہوا کرتا تھا۔ یہ آج سے نو ہزار سال پہلے کا زمانہ تھا۔ ناگ اور عنبر اور ماریا اس زمانے میں کبھی نہیں آئے تھے۔

ناگ سمجھ گیا کہ وہ آریا قوم کے ابتدائی دور میں پہنچ گیا ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



آریا قوم اپنے ساتھ گھوڑے بھی لائے تھے اور یہ گھوڑے جھونپڑیوں کے پیچھے بندھے ہوئے ناگ نے دیکھ لئے تھے۔ آریا قوم اگنی یعنی آگ، سوریا یعنی سورج اور اندرا یعنی بارش کی دیوی کی پُوجا کرتے تھے۔ یہ تینوں دیوتا وہ اپنے ساتھ ہندوستان میں لائے تھے۔ اس وقت بھی لمبا تڑنگا آدمی، موٹی توند والے پجاری کے ساتھ آگ کے الاؤ کے پاس کھڑا اگنی دیوی کی پوجا کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے پھول آگ میں پھینک دیئے پھر آگ کے الاؤ کے آگے جھک گئے۔ اس کے بعد وہ پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ اونچے لمبے آدمی نے اپنی چمڑے کی پوستین میں سے ایک ہیرا نکال کر موٹی توند والے پجاری کو دکھایا اور سنسکرت زبان میں کہا

"یہ ہیرا مجھے اس قیدی لونڈی کی جیب سے ملا ہے۔ وہ کچھ بتاتی نہیں۔ مگر مجھے یقین ہے کہ جہاں اس کا مکان تھا وہاں کوئی خزانہ دفن ہے۔ اگر تم اس سے پوچھ گچھ کر کے معلوم کر لو تو میں آدھا خزانہ تمہیں دے دوں گا:

پجاری اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"میں کوشش کروں گا۔ مگر ابھی نہیں صبح ہو لینے دو"



اونچا لمبا آدمی بولا

"تم صبح اس عورت سے معلوم کرنے کی کوشش کرنا میں نے اسے بہت مارا پیٹا ہے مگر وہ مجھے کچھ نہیں بتاتی"

پجاری نے کہا

"تم فکر نہ کرو، میں اس سے پیار محبت کے ساتھ پوچھوں گا۔ صبح ہو لینے دو"

اسی طرح باتیں کرتے یہ دونوں آریا لوگ اپنی جھونپڑیوں میں چلے گئے۔ جنگل میں ایک بار پھر گہرا سناٹا چھا گیا۔ ناگ نے ان کی ساری باتیں سن لی تھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ اس قیدی عورت کو انہوں نے کسی دراوڑ یا ہڑپہ قبیلے میں قتل عام اور لوٹ مار کے بعد اغوا کیا ہے اور اب اس کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ وہ زمانہ ایسا تھا کہ قیدی عورتوں کو سردار اپنی لونڈیاں بنا کر رکھ لیتے تھے اور ان کے ساتھ بڑا ظلم کرتے تھے۔ یہ عورت جو جھونپڑے میں قید تھی کوئی ایسی ہی عورت تھی۔ ناگ نے اس کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے دل میں کہا کہ میرے ساتھ تو جو ہونا تھا ہو گیا ہے اب کم از کم اس مظلوم عورت کو تو ان ظالموں سے نجات دلانی چاہیئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ سوچ کر ناگ رینگتا ہوا قیدی عورت کے جھونپڑے کی طرف بڑھا۔ یہ جھونپڑے آریاؤں کے جھونپڑے تھے اور بڑے اونچے اور مخروطی یعنی تکونی چھتوں والے تھے۔ ان کے بانس کے دروازے بھی تھے۔ اس جھونپڑی کا بھی بانس کا دروازہ تھا۔ جو باہر سے بند تھا۔ ناگ جھونپڑے کے قریب پہنچا تو اچانک پیچھے سے دو آدمی نکل آئے۔

دونوں لمبے قد کے جوان آدمی تھے۔ انہوں نے بھی پوستینیں پہن رکھی تھیں اور ہاتھوں میں لمبے لمبے نیزے تھے۔ وہ چل پھر کر جھونپڑوں کے باہر پہرہ دے رہے تھے۔ ناگ ایک جھاڑی میں چھپ گیا۔ جب وہ باتیں کرتے کچھ دور دوسری جھونپڑیوں کی طرف نکل گئے تو ناگ دوبارہ جھونپڑی کی طرف بڑھا۔ اگرچہ جھونپڑے کا بانس کا مضبوط دروازہ بند تھا مگر ناگ ایک بانس کی درز میں سے جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔

جھونپڑی میں فرش پر گھاس بچھی تھی۔ لکڑی کی تپائی پر ایک مدھم لو والا چراغ روشن تھا۔ چراغ کی مدھم روشنی میں ناگ نے ایک سانولے رنگ والی لڑکی کو دیکھا کہ اس کا ایک پاؤں رسّی کے ساتھ جھونپڑی کے درمیان والے بانس کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ لڑکی دبلی پتلی تھی اور



سر گھٹنوں میں دیئے بیٹھی ہولے ہولے سسک رہی تھی۔ اس کے جسم پر ایک ساڑھی تھی جس کا ایک پلو اس نے اپنے سر پر ڈال رکھا تھا۔

ناگ جھونپڑی کے فرش پر بچھے گھاس میں چھپا اس مظلوم لڑکی کو تکتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اس پر اپنا آپ کیسے ظاہر کرے۔ کہیں وہ ایک سانپ کو آدمی بنتے دیکھ کر ڈر کر چیخ نہ مار دے۔ لیکن ناگ نے دیکھا کہ لڑکی کا سر گھٹنوں میں تھا۔ وہ ناگ کو نہیں دیکھ رہی تھی۔ یہ موقع بڑا غنیمت تھا۔ ناگ نے ہلکی سی پھنکار کے ساتھ اپنے آپ کو انسان میں بدل لیا۔ انسان میں بدلتے ہی گھاس پر سرسراہٹ ہوئی تو مظلوم لڑکی نے ایک دم اپنا سر اوپر اٹھایا۔

اس کے سامنے ناگ گھاس پر بیٹھا تھا۔

اس سے پہلے کہ لڑکی کے منہ سے چیخ نکلتی ناگ نے جلدی سے اچھل کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور سنسکرت میں کہا۔

"میں تمہاری مدد کرنے آیا ہوں"

بے چاری لڑکی پھٹی پھٹی آنکھوں سے ناگ کو تکنے لگی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک ایسا آریا جوان جو سنسکرت بولتا ہوا اسے بچانے آئے گا۔ کیونکہ یہ لڑکی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



آریا نہیں تھی بلکہ موہنجوڈرو کے ایک جاگیردار کی بیٹی تھی
ناگ نے اس کے منہ سے آہستہ آہستہ ہاتھ ہٹالیا۔ لڑکی
کی حیرت کسی حد تک دور ہوئی تو ناگ نے سرگوشی
میں کہا۔

" میں تمہیں یہاں سے نکال کر جہاں تم کہو
گی تمہیں لے جاؤں گا کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے"
لڑکی نے اپنی موہنجوڈری زبان میں کہا
" مگر تم سنسکرت بولتے ہو۔ تم آریا ہو۔ میں
موہنجوڈرو کے جاگیردار کی بیٹی ہوں۔ تم ہمارے
دشمن ہو۔ تم میری مدد کیوں کر رہے ہو؟"
ناگ سب کچھ سمجھ گیا۔ اب وہ اس لڑکی کی مادری زبان
یعنی موہنجوڈرو میں بولی جانے والی زبان میں بولا۔
" میں آریا نہیں ہوں۔ صرف ان کی زبان جانتا ہوں
تم میرا رنگ نہیں دیکھ رہی۔ میں بھی تمہاری طرح سانولا
ہوں میں بھی موہنجوڈرو کے ایک قبیلے کا سردار ہوں
آریاؤں نے میرے قبیلے کے لوگوں کو بھی ہلاک کر ڈالا
اور مجھے قید میں ڈال کر لے آئے۔ میں ان کی قید سے
فرار ہو کر چلا گیا تھا۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ تم یہاں
قید ہو۔ میں نے تمہیں بچانے کا فیصلہ کیا اور اس



لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ گھبراؤ نہیں میں تمہیں موقع
ملتے ہی یہاں سے نکال کر لے چلوں گا"
لڑکی نے تعجب کے ساتھ پوچھا
" مگر تم یہاں داخل کیسے ہوئے ہو؟ دروازہ تو باہر
سے اب بھی بند ہے؟"
ناگ ایک پل کے لئے کچھ گھبرا سا گیا۔ پھر فوراً ہی بولا۔
" میں جھونپڑی کے ایک سوراخ میں سے اندر
آیا ہوں۔ تم اس کی فکر نہ کرو۔ میں یہاں سے قریب
ہی جنگل کے ایک غار میں چھپا ہوا ہوں۔ میں بہت
جلد پھر آؤں گا اور تمہیں نکال کر لے چلوں گا۔ اچھا
اب میں جاتا ہوں"
ناگ کو خیال آیا کہ جھونپڑی میں تو کوئی سوراخ نہیں
ہے۔ وہ اس کے سامنے کیسے جائے گا؟ لڑکی بھی ناگ کی
طرف ٹکٹکی باندھے تک رہی تھی۔ ناگ نے کہا
" تمہارا نام کیا ہے؟
لڑکی نے کہا
" سونا لیبنی۔ میرا نام ہے"
ناگ نے کہا
" سونا لیبنی بہن! تم ایسا کرو کہ تھوڑی دیر کے لئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

منہ دوسری طرف کرلو۔ کیونکہ میں تمہیں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ میں کہاں سے جھونپڑی میں داخل ہوا تھا۔ یہ میرا ایک راز ہے۔"

سونا لینی کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ ناگ کیا چاہتا ہے اور ایسا کیوں کر رہا ہے۔ اس پر مشکل پڑی ہوئی تھی۔ اس نے اپنا منہ دوسری طرف کرنے سے پہلے پوچھا۔

"مگر تمہارا نام کیا ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"مجھے ناگ کہتے ہیں" اب منہ دوسری طرف کرلو"

سونا لینی نے اپنا منہ دوسری طرف کرلیا۔

ناگ ایک سیکنڈ میں سانپ بن کر سوراخ میں سے باہر نکل گیا۔

سونا لینی نے اپنا سر گھما کر دیکھا۔ ناگ وہاں موجود نہیں تھا۔ اس نے یہی خیال کیا کہ جھونپڑی میں کوئی خفیہ سوراخ ہوگا۔ جہاں سے اس کا ہمدرد اور اس کا ہم قوم ناگ وہاں سے نکل گیا ہے۔ اس کے دل میں امید کی ایک کرن جاگ پڑی۔ اب شاید وہ زندہ اپنے باپ کے پاس پہنچ جائے گی۔

ناگ جھونپڑی سے نکل کر آگ کے الاؤ کے قریب سے ہوکر درختوں کی طرف رینگنے لگا۔ وہی دونوں پہرے دار پھر سامنے آگئے۔ آگ کی روشنی میں انہوں نے ایک کالے سانپ کو گھاس میں جاتے دیکھا تو نیزوں سے اس پر حملہ کر دیا۔ اگر ناگ پھرتی سے کام نہ لیتا تو ان بدبختوں نے اس کا کام تمام کر ڈالا تھا۔ ناگ بجلی کی طرح لہرا کر درخت کے تنے کے پیچھے ہو گیا اور وہاں سے عقاب کی شکل میں اڑ کر درختوں کے اوپر پہنچ گیا۔

پہرے داروں نے سانپ کی جگہ ایک عقاب کو پھڑ پھڑا کر اڑتے دیکھا تو دہشت زدہ ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ پھر ڈرتے ڈرتے پیچھے ہٹے اور جھونپڑیوں کی طرف چلے گئے۔ ناگ دور ایک پہاڑی ندی کے پاس آکر رُک گیا۔ یہاں اس نے دوبارہ انسان کی شکل بدلی اور اندھیرے میں دیکھا کہ اس کے اردگرد دور دور تک چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے خاکے ابھرے ہوئے تھے۔ آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا۔ کہیں کوئی جھونپڑی یا آگ دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ہو سکتا ہے۔ ان پہاڑیوں کے پیچھے آریاؤں کے کسی قبیلے کے جھونپڑے ہوں اور وہاں لوگ گہری نیند سو رہے ہوں۔

ناگ پہاڑی ندی کے ساتھ چلتا نیچے اتر گیا۔

ندی کے کنارے بڑے بڑے پتھر پھیلے تھے۔ ایک جگہ ندی ایک بہت بڑی چٹان کے کونے کو چھو کر گزرتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تھی۔ یہاں ایک گہرا غار تھا جس کے مُنہ پر جنگلی بیلیں لٹک رہی تھیں۔ ناگ بیلیں ہٹا کر غار کے اندر چلا گی
یہ غار اندھیرے میں ویران پڑا تھا۔ ناگ نے سوچا کہ
کسی طرح وہ سونالینی کو نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو ا
کچھ دیر کے لئے یہاں چھپا دے گا۔ یہ جگہ بڑی محفوظ
اب سوال یہ تھا کہ وہ سونالینی کو وحشی آریاؤں کے چنگل سے کیسے چھڑائے؟ اگر وہ ہاتھی یا شیبر بن کر وہا
داخل ہوتا ہے تو ظاہر ہے آریا ایک بہادر شکاری ہیں او
وہ اسے ضرور زخمی کر دیں گے۔ اسے کس چال سے کام
لینا چاہیئے۔

ناگ کو یہ بڑی آسانی تھی کہ وہ دنیا کی دوسری زبانوں کی
طرح سنسکرت بھی بڑی روانی سے بول سکتا تھا۔ اور سنسکر
آریاؤں کی مادری زبان تھی۔ آریا چاہے کسی قبیلے سے تعل
رکھتے ہوں وہ سارے ایک ہی زبان یعنی سنسکرت بولتے
اور اسی زبان میں ان کی مقدس کتابیں یعنی تینوں وید یعن
راگ وید، سام وید اور یجر وید لکھے گئے تھے۔ ناگ سام و
کے اشلوک بھی بڑی آسانی سے پڑھ لیتا تھا۔ اسے کتنے ہ
اشلوک زبانی یاد تھے۔

اسے یہ بھی معلوم تھا کہ قبیلے کا پجاری صبح سونالینی سے



ہیروں کے خفیہ خزانے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے والا ہے کیونکہ قبیلے کے سردار کہان نے اسے اس کام پر لگا دیا ہوا ہے۔

ناگ کے ذہن میں ایک سکیم آئی۔

اس نے غار میں آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہی سانپ کی زبان میں اس علاقے کے سانپ کو آواز دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک سفید رنگ کا پدم سانپ وہاں آگیا۔ اس نے آتے ہی ناگ کو ادب سے سلام کیا اور کہا

"مقدس ناگ! آپ کا آنا مبارک ہو۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"اگر یہاں کوئی خزانہ زمین کے اندر دفن ہے تو اس میں سے قیمتی موتیوں کے کچھ ہارلے کر میرے پاس واپس آجاؤ"

سفید سانپ نے کہا۔

"میں ابھی حاضر ہوا مقدس ناگ"

سفید سانپ چلا گیا۔ جب واپس آیا تو اس نے منہ میں ایک تھیلی تھام رکھی تھی۔ تھیلی اس نے ناگ کے قدموں میں ڈال دی اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"مقدس ناگ دیوتا! یہاں صرف یہی کچھ خزانہ
دفن ہے وہ میں آپ کے لئے لے آیا ہوں"
ناگ نے تھیلی کھولی۔ اس میں بے حد قیمتی موتیوں
سات ہار تھے۔ ان ہاروں میں جواہرات بھی پروئے ہو
تھے۔ ناگ نے کہا

"اب تم جا سکتے ہو"۔

سفید سانپ کے جانے کے بعد ناگ نے ایک خا
رنگ کی جڑی بوٹی کو توڑ کر اس کا رنگ اپنے ماتھے پر لگ
سفید موتیوں کے ہار اپنے گلے میں ڈالے اور غار سے
آریا سردار کھان کی جھونپڑیوں کی طرف چل پڑا۔



# سونا لینی کا خفیہ خزانہ

صبح کی روشنی جنگل میں پھیل رہی تھی۔
آریا سردار کی جھونپڑیوں کے آگے الاؤ کی آگ اسی طرح
روشن تھی۔ مگر لوگ ابھی تک جھونپڑیوں میں سو رہے تھے دور
درختوں میں کچھ لوگ گھوڑوں کی مالش کر رہے تھے۔ کچھ
تلواروں کو رگڑ رگڑ کر تیز کر رہے تھے

ناگ سام وید کے مقدس اشلوک تھوڑی سی اونچی آواز
پڑھتا سردار کھان کی جھونپڑی کے باہر آ کر آگ کے الاؤ
سامنے اس طرح کھڑا ہوگیا کہ اگر کھان باہر نکلے تو اس
نظر سیدھی ناگ پر پڑے۔

اشلوک کی آوازیں سن کر سردار کھان کی آنکھ کھل گئی۔
نے جھونپڑے میں سے باہر نکل کر دیکھا کہ ایک
انولے رنگ کا نوجوان گلے میں قیمتی چمکتے موتیوں کے
پہنے آگ کے الاؤ کے پاس کھڑا پوجا پاٹ کر رہا
ہے۔ سردار نے اس کے گلے میں موتیوں کے قیمتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہار دیکھے تو اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس نے دل میں سوچا کہ یہ نوجوان کوئی سادھو پجاری لگتا ہے۔ مگر اس کے پاس اتنے قیمتی ہار کہاں سے آگئے؟

وہ تیز تیز چلتا ناگ کے پاس آیا۔ ناگ نے اس کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور اشلوک پڑھتا رہا۔ سردار کھان نے رعب دار آواز میں پوچھا

"تم کون ہو؟ یہاں کیسے آئے ہو؟"

ناگ نے بھی رعب دار آواز میں جواب دیا۔

"سردار کھان! تم دیکھ رہے ہو کہ میں اگنی دیوتا کی پوجا کر رہا ہوں۔ میں سادھو پجاری ارگشی ہوں جہاں آگ دیکھتا ہوں۔ وید کے اشلوک پڑھ کر اس کی پوجا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں"

سردار کھان نے قریب آکر ناگ کے موتیوں کے ہار کو گھور کر دیکھا۔

"اگر تم سادھو پجاری ہو تو یہ قیمتی ہار گلے میں کس لئے ڈال رکھے ہیں؟ پجاری تو دولت سے بے نیاز ہوتے ہیں"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"تمہارے لئے یہ قیمتی موتی ہیں مگر ہمارے لئے یہ معمولی پتھر ہیں۔ اس قسم کے موتی ہم جہاں چاہیں پیدا کر لیتے ہیں۔"

دولت کا لالچی سردار کھان ناگ سے متاثر ہوگیا۔ اس نے فوراً ادب سے کہا۔

"مہاراج! میری جھونپڑی میں آیئے۔ مجھے اپنی خدمت کا موقع دیجئے"

ناگ یہی چاہتا تھا۔ لیکن اوپر سے وہ انکار کرتا رہا۔ پھر اس کے ساتھ بڑی جھونپڑی میں داخل ہو کر قالین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

سردار کھان نے ناگ کے آگے تازہ پھل اور مٹھائی رکھی۔ ناگ نے کہا۔

"ہم کچھ نہیں کھایا کرتے۔ مگر تم نے ہماری عزت کی ہے۔ ہم تم سے خوش ہوئے ہیں۔ ہم تمہیں تمہاری مشکل کا حل بتائیں گے"

سردار کھان نے کوئی جواب نہ دیا۔ حیرت سے ناگ کو دیکھتا رہا۔

ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا

"سردار کھان! تم بے شک مجھے کچھ نہ بتاؤ۔ مگر ہم انسانوں کے دل کا حال جان لیتے ہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہمیں تمہارے دل کا بھی حال معلوم ہے۔ سنو! تم
جس قیدی لڑکی سے اس کے خزانے کا راز معلوم
کرنا چاہتے ہو۔ وہ تمہیں کبھی یہ راز نہیں
بتائے گی۔"

اب تو سردار کھان دم بخود ہو کر رہ گیا۔ اسے یقین
ہو گیا کہ یہ سادھو پجاری واقعی بہت پہنچا ہوا بزرگ
ہے اور دلوں کے حال جانتا ہے۔ اس نے فوراً
ناگ کے پاؤں چھوئے اور بولا۔

"مہاراج! مجھ پر کرپا کریں۔ کوئی ایسا جتن
کریں کہ یہ عورت مجھے اپنے خزانے کا راز بتا دے
میں آپ کی ساری زندگی خدمت کروں گا۔

ناگ نے کہا۔

"تم اپنے موٹے پجاری کو منع کر دو کہ وہ اس
عورت سے ہرگز پوچھ گچھ نہ کرے۔"

سردار کھان بوکھلا گیا۔

"مہاراج! آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں موٹے
پجاری کو قیدی عورت کے پاس آج بھیجنے والا تھا

ناگ نے ہنس کر کہا۔

"تم ہمیں کیا سمجھتے ہو! ہم یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ



کل تمہارے ساتھ کیا واقعہ پیش آئے گا۔"

سردار کھان نے ناگ کے پاؤں پکڑ لیے۔

"مہاراج! آپ کو دیوتاؤں کی قسم ہے مجھے
اس عورت کے خفیہ خزانے کا پتہ بتا دیں۔ میں ساری
زندگی آپ کی غلامی کروں گا۔"

ناگ نے غصے سے پاؤں جھٹک دیئے۔ سردار کھان
ایک دم پیچھے ہٹ گیا۔

"خبردار! تم ہماری غلامی کرنے والے کون ہو!
اس دنیا کے سارے چرند پرند ہماری غلامی کرتے ہیں

سردار کھان تو ڈر گیا کہ کہیں سادھو پجاری ناراض ہو گیا
تو قیمتی خزانہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ ہاتھ باندھ کر بولا۔

"معاف کر دیں مہاراج! آپ جو کہیں گے وہی ہو گا مگر
مجھ کو خزانے کا پتہ بتا دیں!

جب ناگ نے دیکھا کہ سردار کھان پر اس کا اثر مکمل
ہو چکا ہے تو بولا۔

"سردار، سنو! ہم اس لڑکی پر ایک منتر کا چلہ
کریں گے۔ اس کے بعد یہ لڑکی اپنے آپ سب کچھ
بتا دے گی۔ مگر یہ چلہ ہمیں جنگل میں ایک ویران
جگہ پر کرنا ہوگا۔ ہم تین دن چلہ کریں گے۔ اتنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دن وہاں سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں ہوگا۔ یہ قیدی لڑکی رسیوں میں جکڑ کر وہاں پہنچا دی جائے گی۔

سردار کھان ہاتھ باندھے بولا۔

"میں ابھی جنگل میں قیدی لڑکی کو پہنچا دیتا ہوں مہاراج! آپ حکم کریں"

ناگ نے کہا

"نہیں۔ آج رات جب چاند ڈوب جائے تو تم اس لڑکی کو جھونپڑی سے باہر لانا۔ اس کے دونوں ہاتھ رسیوں سے باندھ دینا۔ پھر میرے ساتھ لے کر جنگل کے کسی ویران مقام تک چلنا اور وہاں سے واپس آجانا۔ میں اس پر چلّہ شروع کروں گا۔ تم دوسرے روز صبح کو میرے لئے اور لڑکی کے لئے ایک خاص قسم کا بھوجن یعنی جَو کی روٹی اور ابلا ہوا بینگن لانا۔ اب میں جاتا ہوں۔ اور ہاں خبردار! اگر تم نے کسی سے اس بارے میں بات کی تو خزانہ بھی حاصل نہ کر سکو گے!"

سردار فوراً بولا۔

"مہاراج میں کسی سے بات نہیں کروں گا مگر مہاراج! آپ رات کو جائیں گے"



ناگ نے کہا۔

"ہم جو وعدہ کرتے ہیں اسے پورا کر کے رہتے ہیں۔ ہم جا رہے ہیں۔ اب آدھی رات کے وقت تمہارے پاس آئیں گے۔ تم تیار رہنا!"

"میں تیار ہوں گا مہاراج!" سردار نے ہاتھ باندھ کر کہا"

ناگ اولکھ نرنجن کا نعرہ لگا کر وہاں سے چلا گیا۔

سردار کھان بے حد مسرور ہوا کہ اسے اتنا بڑا خزانہ ملنے والا ہے۔ ناگ کے گلے میں قیمتی موتیوں کے سات ہار دیکھ کر اسے اور بھی یقین آگیا تھا کہ یہ شخص کوئی پہنچا ہوا بزرگ سادھو ہے اور اسے دولت کا لالچ نہیں ہے۔

سردار کھان کے پاس تھوڑی دیر میں موٹا پجاری آگیا اور بولا۔

"سردار! میں قیدی عورت سے پوچھ گچھ کرنے جا رہا ہوں"

سردار نے اسے ڈانٹ کر کہا

"ہرگز نہیں۔ میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔ میں اس قیدی عورت سے نرمی کا سلوک نہیں کروں گا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم جاؤ، میں خود اس سے نمٹ لوں گا"

موٹا پجاری نمستے کہہ کر چلا گیا۔

سردار اب بے تابی سے رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ خدا خدا کرکے سورج ڈوبا۔ شام ہوئی۔ پھر رات کی سیاہی جنگل میں پھیلنے لگی۔ سردار اپنی جھونپڑی میں چراغ روشن کر کے بیٹھ گیا۔ جب کافی رات گزر گئی تو اس نے جھونپڑی سے نکل کر دیکھا۔ آسمان پر چاند نہیں تھا۔ چاند غروب ہو چکا تھا۔

سردار بڑی خوشی خوشی قیدی لڑکی سونالینی کی جھونپڑی میں آگیا۔ سونالینی اداس منہ چھپائے سو رہی تھی۔ سردار نے اسے لات مار کر جگایا۔ سونالینی گھبرا کر جاگ پڑی۔ اپنے سامنے وحشی سردار کو دیکھ کر سہم گئی۔ سردار کھان نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"آج میں تمہیں جنگل کی سیر کرانے لے جا رہا ہوں، چلو گی میرے ساتھ؟"

سونالینی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا

"دیوتاؤں کے لئے مجھ پر رحم کرو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میرے پاس کوئی خزانہ نہیں ہے۔

سردار کھان نے زور سے ٹھوکر ماری اور کہا



"اب تو تمہارا باپ بھی خزانے کا راز بتا دے گا"

اور قہقہہ لگاتے ہوئے اس نے سونالینی کے دونوں ہاتھ رسی سے اس کی پیٹھ پر باندھ دیئے اور پاؤں کی رسی کھول کر کہا۔

"یہاں میرا انتظار کرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ پھر تمہیں میرے ساتھ جنگل میں چلنا ہوگا۔"

سونالینی سہمی ہوئی بیٹھ گئی۔ سمجھ گئی کہ اس کا آخری وقت قریب آگیا ہے اور یہ وحشی سردار جنگل میں لے جا کر مار ڈالے گا۔

سردار کھان جھونپڑی سے نکل گیا۔ ناگ سردار کھان کی جھونپڑی میں بیٹھا تھا۔ اس نے ناگ کو بتایا کہ وہ سونالینی کو جنگل میں لے جا رہا ہے۔ ناگ نے کہا

"لے جاؤ۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں"

سردار کھان نے سونالینی کو گھوڑے پر بٹھایا اور جنگل میں ایک کھلی جگہ پر لے جا کر ایک درخت سے باندھ دیا اور کہا

"اب تمہیں کچھ روز اسی جگہ رہنا ہوگا۔"

سردار کھان چلا گیا۔ تھوڑے فاصلے پر ناگ موجود تھا ناگ نے سردار سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"اب تم صبح تک اس طرف مت آنا نہیں تو میرا چلّہ ضائع ہو جائے گا اور سونالینی خزانے کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گی"

سردار کھان بڑے ادب سے بولا۔

"مہاراج! میں صبح ہونے سے پہلے اس طرف کا رُخ بھی نہیں کروں گا"

"شاباش! اب تم جاؤ"

سردار کھان گھوڑے پر بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی ناگ درختوں سے نکل کر سونالینی کے سامنے آگیا۔ ستاروں کی دھندلی روشنی میں سونالینی نے ناگ کو پہچان لیا۔ وہ جذبات سے بھری ہوئی آواز میں بولی۔

"ناگ تم! دیوتا تم پر مہربان ہو۔ میں تو سمجھی تھی کہ سردار مجھے یہاں جنگلی درندوں کے حوالے کر کے چلا گیا ہے"

ناگ نے اسے تسلی دی اور کہا

"یہ میری ایک چال تھی۔ اب ہمیں یہاں سے فرار ہو جانا چاہیئے۔ میں نے دو گھوڑوں کو ایک درخت کے نیچے کھڑا کر رکھا ہے"



ناگ نے سونالینی کی رسّی کھول دی۔ وہ دونوں اندھیرے درختوں کی طرف بڑھے۔

لیکن سردار کھان یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک درخت کی اوٹ میں چھپا کھڑا تھا۔ اس کا شک درست نکلا۔ یہ سادھو مہاراج سونالینی کو بھگا کر لے جا رہا تھا۔ سردار کھان نے تلوار کھینچ لی اور ایک طرف کو چلنے لگا۔ وہ درختوں کے پیچھے سے ہوتا ہوا ناگ اور سونالینی کو بے خبری میں ہلاک کر ڈالنا چاہتا تھا۔ ناگ اور سونالینی بے خبر اندھیرے میں بھاگے جا رہے تھے۔

ان کے گھوڑے اب سامنے درختوں تلے نظر آنے لگے تھے جونہی وہ گھوڑوں کے قریب پہنچے ناگ کو پیچھے آہٹ سنائی دی۔ اس نے بجلی کی طرح پلٹ کر دیکھا۔ سردار کھان نے تلوار کا وار کر دیا۔

ناگ نے سونالینی کو دھکا دے کر پرے گرا دیا اور خود بھی چھلانگ لگا کر جھاڑیوں پر گرا۔ سردار کھان غضبناک ہو رہا تھا۔ اس نے تلوار کا دوسرا وار سونالینی پر کرنا چاہا مگر اس دوران میں ناگ نے پیچھے سے سردار کو ٹانگوں سے پکڑ کر اسے نیچے گرا دیا۔ سردار نے تلوار کا وار ناگ پر کیا۔ مگر ناگ اس کی ٹانگوں سے نکل کر غائب ہو چکا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تھا۔ سردار کھان پھٹی پھٹی آنکھوں سے ناگ کو ادھر ادھر تلاش کرنے لگا۔

لیکن ناگ تو زہریلے سانپ کی شکل میں اس کی پنڈلی کے نیچے جاکر اسے ڈس چکا تھا۔ سردار کھان کی نظر سانپ پر پڑ گئی۔ اس نے تلوار اٹھائی کہ سانپ کے دو ٹکڑے کر دے۔ مگر اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ اس کا بازو سن ہوگیا۔ پھر اس کا سارا جسم سن ہوگیا۔ ناگ نے بڑی تیزی سے اثر کرنے والا زہر اس کے جسم میں داخل کیا تھا۔ سونالینی پیچھے ہٹ کر دہشت زدہ ہوکر بیٹھ گئی وہ خوف سے کانپ رہی تھی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ناگ کہاں چلا گیا ہے۔ سردار کھان اس کی آنکھوں کے سامنے اوندھا ہوگیا۔

ناگ سانپ کی شکل میں رینگ کر سونالینی سے دور چلا گیا تھا۔ پھر وہاں سے انسانی شکل اختیار کر کے بھاگ کر آیا اور بولا۔

" سونالینی تم ٹھیک ہو نا؟"

سونالینی نے کہا۔

" تم مجھے چھوڑ کر کیوں چلے گئے ناگ؟ اگر یہ وحشی مجھ پر حملہ کر دیتا تو مجھے کون بچاتا۔ مگر نہ جانے



اسے کیا ہوگیا کہ ہلتا نہیں ہے"

ناگ نے جھک کر سردار کھان کی لاش کو دیکھا اس کا جسم پگھلنے لگا تھا۔ ناگ نے کہا

" اسے کسی زہریلے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ چلو یہاں سے نکل چلو۔ یہ مر گیا ہے"

سونالینی نے دیوتاؤں کا شکر ادا کیا اور ناگ کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر بولی:

" دیوتاؤں نے ہماری مدد کی ہے ناگ۔ انہوں نے سانپ ہماری مدد کو بھیج دیا"

ناگ اپنے گھوڑے پر سوار ہوتے ہوئے بولا۔

" تمہارے دیوتاؤں نے اگر تمہاری مدد کرنی ہوتی تو جھونپڑی میں اس وقت مدد کرتے جب یہ وحشی سردار تمہیں ہنٹروں سے پیٹ رہا تھا۔ بہرحال تم یہی سمجھتی رہو"

یہ کہہ کر ناگ نے گھوڑے کو ایڑی لگائی۔ سونالینی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ دونوں گھوڑے دلکی چال چلتے گھنے جنگل کے درختوں میں سے گزرنے لگے۔

کچھ دیر بعد جنگل ختم ہوا تو سامنے چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا اونچا نیچا ویران میدان پھیلا تھا۔ جو رات کی تاریکی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑا بھیانک لگ رہا تھا۔ ناگ نے سونالینی سے پوچھا کہ وہ اپنے شہر کا راستہ جانتی ہے؟

سونالینی نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں سے شمال مغرب کی طرف ہمیں ایک رات کا سفر کرنا ہوگا۔ صبح ایک دریا ملے گا دریائے سندھ۔ ہم اس دریا کو پار کریں گے۔ دریا پار موہنجو ڈرو کا شہر ہے۔ اس شہر کے کونے پر میرے باپ کی حویلی ہے۔ دیوتا جانیں میرا باپ کہاں ہوگا آریاؤں کے حملے سے وہ سب لوگ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ سارا شہر ویران ہوگیا تھا۔"

سونالینی کو لے کر ناگ موہنجو ڈرو کی طرف روانہ ہوگیا۔

O

اب ہم عنبر اور کیٹی کی طرف آتے ہیں۔

عنبر اور کیٹی بھی اسی علاقے میں مگر کافی پیچھے ایک بیابان میں سفر کر رہے تھے وہ بھی ناگ اور ماریا کو تلاش کر رہے تھے۔ انہوں نے کئی دریا اور پہاڑی میدان عبور کیے تو ایک روز شمالی ہندوستان کے ایک دریا کو پار کرنے کے بعد دن کی روشنی میں انہیں دور ایک شہر کے آثار دکھائی دیئے۔

کیٹی نے کہا

"عنبر بھائی! یہ کوئی قدیم شہر ہے۔ اس کی دیوار گول ہے اور اوپر جگہ جگہ چوکیداری کے لیے برج بنے ہیں۔"

"ہاں" عنبر نے کہا "یہ کسی ہندو راجہ کا شہر لگتا ہے کیونکہ مجھے ایک مندر کے عکس بھی نظر آ رہے ہیں۔"

کیٹی نے کہا۔

"ہمیں اس شہر میں ناگ اور ماریا کو تلاش کرنا چاہیئے۔ ہوسکتا ہے کسی جگہ سے ہمیں ان کا سراغ مل جائے۔"

وہ شہر میں داخل ہوگئے یہ اگرچہ ہزاروں برس پرانا شہر تھا مگر آباد تھا اور گلی کوچوں اور سڑکوں کے فرش پختہ اینٹوں کے بنے تھے۔ لوگ گھوڑوں، پالکیوں اور رتھوں پر آجا رہے تھے۔ دکانیں کھلی تھیں۔ سامان بک رہا تھا۔ عورتیں پرانے زمانے کی ساڑھیوں میں ملبوس تھیں انہوں نے ماتھوں پر تلک لگا رکھے تھے۔ کیٹی اور عنبر کا لباس اس زمانے کا لباس نہیں تھا۔ لوگ انہیں حیرت سے تکتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کیٹی نے کہا

" یہاں کسی سے پوچھنا چاہیئے کہ یہ کون سا شہر ہے"

عنبر نے ایک دکاندار سے کہا

" بھائی ہم سیاح ہیں اور ملک مصر سے آ[ئے] ہیں "، کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس شہر کا کیا نام ہے"

دکاندار نے کہا۔

"یہ راجہ وکرم کا پاٹلی پتر شہر ہے"

یہی وہ شہر تھا جس کے شاہی محل کے پچھواڑے اندھے کنوئیں میں ماریا بند تھی اور شاہی جوتشی کی وجہ [سے] راجہ وکرم اپنے دشمن سے بظاہر نجات پا چکا تھا۔ [...] کی بیٹی راجکماری پشادلی تھی اور اسی محل میں کیسری رہتی تھی جس نے دھوکے سے ماریا کو کنوئیں میں گرا[یا تھا]۔

دکاندار سے عنبر اور کیٹی نے شہر کے بارے معلومات حاصل کیں اور پھر شہر کی سیر کرنے لگے۔ [...] کسی جگہ سے بھی ناگ یا ماریا کی خوشبو نہیں آئی [...]۔ جب وہ شہر میں کافی گھوم پھر چکے تو کیٹی نے کہا

عنبر! یہاں ناگ اور ماریا نہیں ہیں۔ ہمیں [...] شہر سے آگے چلنا ہوگا"

عنبر بولا۔ " میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ لیکن م[یرا]

خیال ہے کہ ہمیں یہ گھوڑے بدل لینے چاہیں۔ یہ بہت نڈھال ہو رہے ہیں۔ انہیں فروخت کر کے تازہ دم گھوڑے خرید لیتے ہیں"

وہ ایک منڈی میں پہنچے جہاں ایک ہندو سوداگر گھوڑے فروخت کرتا تھا۔ عنبر نے اپنے گھوڑے دکھا [کر] کہا کہ ان کے بدلے ہمیں تازہ دم گھوڑے دے دو۔ [ا]نہیں جتنی رقم درکار ہے ہم ادا کر دیں گے۔

مگر دکاندار نے جتنی رقم بتائی اتنی عنبر کے پاس [نہ]یں تھی۔ عنبر نے کہا۔

" بھائی اتنے پیسے ہمارے پاس نہیں ہیں"

[دکا]ندار نے بیزاری سے کہا۔

" تو پھر چلتے پھرتے نظر آؤ۔ میں تمہارے مریل گھوڑے نہیں خرید سکتا"

[کیٹ]ی نے عنبر سے کہا۔

" اب کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے انہی گھوڑوں پر سفر جاری رکھتے ہیں"

[عن]بر بولا۔

" یہ راستے میں جواب دے جائیں گے۔ کیٹی"

" تو پھر کیا کریں؟ کیٹی نے سوالیہ انداز میں کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



عنبر نے کہا

" میرا خیال ہے میں یہاں جڑی بوٹیوں کی تج
کرتا ہوں۔ جنگل میں یہاں جڑی بوٹیاں بہت ہی
وہ توڑ کر یہاں بیچتا ہوں۔ پھر پیسے جمع کرکے نـ
گھوڑے خرید لیں گے"

وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک آدمی نے گھو
کے سوداگر سے آکر کہا

" مہاراج! کیسری بیٹی کی حالت بہت خراب
اپنے حکیم جی کو میرے ساتھ کر دیں۔ آپ کی مہربا
ہوگی"

سوداگر نے ڈانٹ کر کہا

" میں تمہارا نوکر نہیں ہوں۔ تمہاری بیٹی کیس
راجکماری کی خاص لونڈی ہے وہ اس کا علاج کیو
نہیں کراتی؟"

وہ آدمی ہاتھ جوڑ کر بولا۔

" مہاراج! سب علاج کرکے دیکھ لئے ہیں د
حکیم اور شاہی وید کی دواؤں سے بھی کوئی فرق نہ
پڑا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کا کوئی حکیم دوست
وہ میری بچی کا علاج کر سکتا ہے"



سوداگر جھڑک کر بولا۔

" ہاں ہاں ہے مگر وہ گیا ہوا ہے دو مہینوں کے بعد آئے گا"

وہ آدمی مایوس ہوکر جانے لگا تو عنبر نے اس کے پاس جاکر کہا۔

" بھائی صاحب! آپ کی بیٹی کو کیا تکلیف ہے"

وہ آدمی عنبر کو تکنے لگا۔ پھر آہ بھر کر بولا۔

" بیٹے تم کو کیا بتاؤں۔ میری نوجوان بیٹی کیسری اچھی بھلی تھی۔ کچھ دنوں سے ایسی بیمار ہوئی کہ بستر پہ پڑ گئی۔ اب وہ دو روز سے بے ہوش ہے شاہی وید جی نے بھی علاج کیا پہ میری بچی کو ہوش نہیں آیا"

کیٹی نے کہا۔

" بابا! تم گھبراؤ مت۔ چلو میرے بھائی عنبر کو چل کر اپنی بیٹی دکھاؤ۔ ہم تمہاری بچی کو ٹھیک کر دیں گے"

عنبر بولا۔

" ہاں بابا! مجھے اپنی بیٹی کیسری کے پاس لے چلو میں جڑی بوٹیوں سے علاج کر لیتا ہوں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھا خوش بھی ہوا مگر مایوس بہت زیادہ تھا۔ مسکرا
کر بولا؛"

"بھگوان تمہارا بھلا کرے۔ چلو میرے ساتھ"

بوڑھا عنبر اور کیٹی کو شہر پاٹلی پتر کے ایک مکان
میں لے آیا۔ جہاں عنبر نے دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کی
لڑکی بستر پر بے ہوش پڑی تھی۔ اس کے ماتھے پر
تلک لگا تھا۔ عنبر نے اس کی نبض دیکھی اور کہا

"بابا فکر مت کرو۔ تمہاری بچی ابھی ہوش
میں آ جائے گی!"

بوڑھا خوش ہو کر بولا۔

"بھگوان تیرا بھلا کرے۔ میری زندگی کا سہارا
یہی ایک بچی ہے"

کیٹی نے پوچھا۔

"کیا تمہاری بچی کیسری شاہی محل میں کنیز ہے"

ہاں بیٹا! میری بچی کیسری راجکماری پشاولی کی خاص
کنیز ہے۔ راجکماری نے بھی اس کا بہت علاج کرایا
کسی طرح سے بھی میری بچی صحت یاب نہیں ہوئی۔ اب
تو سب ناامید ہو چکے ہیں۔

عنبر نے کہا۔



"انسان کو کبھی ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ تم ایسا
کرو کہ گھر میں اگر کافور اور پان اور زعفران ہو تو
وہ لے آؤ۔"

بوڑھا جلدی سے یہ تینوں چیزیں لے آیا۔ عنبر نے
انہیں پتھر کی سل پر گھس کر ایک دوائی تیار کی اور بے ہوش
کیسری کے ماتھے پر لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد ہی کیسری نے
آنکھیں کھول دیں۔ بوڑھا تو خوشی سے نہال ہو گیا۔

"میری بچی! تمہیں ہوش آ گیا۔ بھگوان تیرا لاکھ
لاکھ شکر ہے۔"

کیسری نے آنکھیں کھول کر عنبر اور کیٹی کو دیکھا۔ پھر
اپنے باپ سے پوچھا

"پتا جی! میں مر رہی ہوں۔

بوڑھے نے روتے ہوئے کہا

"بیٹی ایسا نہ کہو۔ تم تو ٹھیک ہو گئی ہو۔ دیکھو
اس ویدجی کی دوائی سے تمہیں ہوش آ گیا ہے۔

کیسری نے چیخ مار کر کہا

"پشاولی راجکماری کو باہر نکالو۔ اس کی روح
مجھے مارنے کے لئے آ رہی ہے"

یہ کہہ کر کیسری پھر بیہوش ہو گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بوڑھا روتے روتے اس کے پلنگ کے پاس بیٹھ گیا۔ عنبر اور کیٹی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا عنبر نے کہا۔

"پشاولی راجکماری کون ہے بابا؟"

بوڑھا بولا۔ "پشاولی راجہ کی بیٹی ہے مگر وہ تو زندہ ہے پھر اس کی روح میری بیٹی کو آکر کیسے ڈرا سکتی ہے"

کیٹی نے کہا۔

"یہ تو ایک معمہ لگتا ہے عنبر!"

عنبر سوچنے لگا۔ پھر بولا

"بابا! کیا کبھی تمہاری بیٹی نے راجکماری کے خلاف کوئی سازش بھی کی تھی؟"

"کبھی نہیں بیٹا" بوڑھا بولا" میری بچی تو راجکماری سے بہت پیار کرتی ہے"

عنبر نے کیٹی سے کہا۔

"کیسری پہ راجکماری کا کوئی اثر پڑ گیا ہے۔ ہمیں سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ کیسری سے ایسی کونسی غلطی ہوگئی تھی کہ راجکماری کا خوف اس کے دل پر بیٹھ گیا ہے"



کیٹی نے کہا "ہوسکتا ہے کیسری اپنے باپ کے سامنے یہ بات بیان نہ کرے"

عنبر نے بوڑھے سے کہا۔

"بابا! تم کچھ دیر کے لئے دوسرے کمرے میں چلے جاؤ۔ کیٹی میرا خیال ہے تم بھی دوسرے کمرے میں چلی جاؤ۔ میں تنہائی میں کیسری سے پوچھنے کی کوشش کروں گا کہ راجکماری کے خلاف اس نے کیا حرکت کی تھی"

بوڑھا اور کیٹی دوسرے کمرے میں چلے گئے۔

جب عنبر اور کیسری اکیلے رہ گئے تو عنبر نے ایک بار پھر کافور اور زعفران کیسری کو سونگھایا۔ کیسری نے آنکھیں کھول دیں۔ اسے ہوش آگیا تھا۔ عنبر نے جلدی سے کہا

"میری بہن کیسری! مجھے اپنا بھائی سمجھو اور صاف صاف بتا دو کہ تم نے راجکماری کے خلاف ایسا کونسا گناہ کیا ہے؟ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہیں اچھا کر دوں گا"

کیسری نے آنکھیں کھول کر کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ کمرے میں اس کا باپ نہیں ہے تو اس نے کمزور آواز میں عنبر سے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں نے اسے اندھے کنوئیں میں گرا دیا۔ وہ مرگئی اس کی روح مجھے مارنے آتی ہے۔"

عنبر نے پوچھا۔

"وہ ..... وہ کون تھی؟"

"پشاولی" کیسری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

عنبر نے کہا "مگر راجکماری پشاولی تو زندہ ہے"

کیسری بڑبڑائی ....

"وہ نقلی راجکماری تھی۔ راجہ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے کنوئیں میں گرا دوں۔ میں انکار نہ کرسکی۔ میں نے نقلی پشاولی کو مار ڈالا۔ وہ اصلی پشاولی کا بھیس بدل کر آئی تھی۔ آہ! وہ آرہی ہے اس کی روح میری طرف بڑھ رہی ہے"

عنبر نے پوچھا "وہ کنواں کہاں ہے؟"

کیسری نے رک رک کر عنبر کو بتایا کہ اندھا کنواں شاہی محل کے باغ میں جنوب کی طرف ہے۔ راجہ نے اسے بند کرا دیا ہے۔

"اس میں پشاولی کی لاش ہے۔ وہ مرگئی اس کی روح مجھے مارنے آرہی ہے"

اور کیسری چیخ مار کر بے ہوش ہوگئی۔



اس کی چیخ کی آواز سن کر کیٹی اور بابا بھی وہاں آ گئے۔ عنبر نے کیسری کے باپ کو تسلی دیتے ہوئے کہا

"بابا! تم فکر مت کرو۔ تمہاری بیٹی اچھی ہو جائے گی مجھے اس کے علاج کے لئے شاہی محل کے باغ میں جانا ہوگا۔"

اداس باپ نے کہا

"بیٹا تم شاہی محل میں کیسے جاؤ گے۔ وہاں تو سخت پہرہ ہے۔ کوئی چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی"

عنبر نے کہا۔

"بابا! تم اس بات کو اپنے تک ہی رکھنا۔ کسی سے ذکر مت کرنا۔ ہم شاہی محل کے باغ میں کسی نہ کسی طرح داخل ہو جائیں گے۔"

پھر عنبر نے کیٹی کو باہر لے جاکر سارا کچھ بتا دیا اور کہا "اس لڑکی کیسری کے ہاتھوں کسی نقلی پشاولی راجکماری کا خون ہوگیا ہے۔ اب اس کا ضمیر اسے پریشان کر رہا ہے اگرچہ اس نے یہ سب کچھ راجہ کے حکم سے کیا تھا مگر انسان کا ضمیر انسان کو کبھی معاف نہیں کرتا"

کیٹی نے کہا "تم کیا کرنا چاہتے ہو اب؟"

عنبر بولا۔ "میں چاہتا ہوں کہ شاہی باغ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اندھیرے کنوئیں تک پہنچوں اور معلوم کروں کہ کیا واقعی اندھا کنواں بند کر دیا گیا ہے؟ پھر میں اصلی راجکماری پشپاوتی سے ملاقات کر کے اسے ساری بات سمجھاؤں اور کہوں کہ وہ کیسری سے آکر یہ کہہ دے کہ وہی اصلی اور نقلی پشپاوتی ہے اور مری نہیں تھی بلکہ زندہ تھی"

کیٹی بولی۔ "تمہیں راجکماری تک کون جانے دے گا"

عنبر نے کہا "یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ شاہی محل کے باغ میں پہنچنے کے بعد راجکماری سے ملنا دشوار نہیں ہوگا۔ تم میرے ساتھ آؤ"

عنبر نے بوڑھے باپ کو حوصلہ دیا اور کہا

"بابا! تم اپنی بچی کے پاس ہی رہنا۔ ہم اس کے علاج کے لئے شاہی محل کے اندھے کنوئیں پر جا رہے ہیں بہت جلد واپس آجائیں گے۔ پھر تمہاری بچی اچھی ہو جائے گی۔"

یہ کہہ کر عنبر اور کیٹی کیسری کے گھر سے دور آگئے۔

دن انہوں نے شہر کی ایک سرائے میں ہی گزارا۔ جب رات کا اندھیرا پھیلا تو عنبر اور کیٹی اپنے گھوڑوں پہ سوار ہوئے اور شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہ شاہی محل کی عقبی دیوار کی طرف آگئے۔



عنبر نے دیوار پر کمند پھینکی۔ پہلے خود دیوار پر چڑھا اور پھر کیٹی کو اوپر چڑھا لیا۔ یہاں اونچے اونچے درختوں کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں۔ اندھیرے میں انہیں کسی نے نہ دیکھا۔ درختوں سے وہ باغ میں اتر گئے۔ شاہی باغ کا یہ پچھواڑا بالکل ویران ویران تھا۔ دور ایک بارہ دری کا دھندلا خاکہ نظر آ رہا تھا۔ عنبر نے کہا

"کیسری کے بیان کے مطابق اندھا کنواں اسی بارہ دری کے پاس ہے"

وہ بارہ دری کی طرف چلنے لگے۔ بارہ دری کے آس پاس جھاڑیاں اُگی تھیں۔ ایک جگہ عنبر کو زمین اونچی نظر آئی۔ وہ قریب آگئے۔ یہی وہ اندھا کنواں تھا جس کے اندر ماریا جسمانی حالت میں بند تھی مگر اس کی خوشبو باہر نہیں آ رہی تھی۔ عنبر جھک کر کنوئیں کی بند چھت کر ٹٹولنے لگا۔

"یہی اندھا کنواں ہے کیٹی!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کیٹی اور عنبر چپ چاپ پھر کر چلے گئے ہیں۔

عنبر اور کیٹی اندھیرے میں باغ کی دیوار کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں ان کی کمند کی رسی اسی طرح لٹک رہی تھی۔ عنبر آگے آگے تھا کہ کیٹی نے چلا کر کہا

"عنبر"

عنبر نے پلٹ کر دیکھا۔ چار تلوار بردار شاہی سپاہیوں نے کیٹی کو دبوچ رکھا تھا۔ دو سپاہی عنبر کی طرف بڑھے اور اسے بھی دبوچ لیا۔

"تمہیں شاہی محل میں کودنے کی جرأت کیسے ہوئی!"

دوسرا سپاہی بولا۔

"انہیں سیناپتی کے پاس لے چلو یہ ضرور ہمارے راجہ کا خون کرنے آئے ہوں گے۔"

عنبر نے سوچا کہ چلو اسی بہانے راجکماری سے ملنے کا کوئی ذریعہ نکل آئے گا۔ اس نے اپنی خاص خفیہ زبان میں کیٹی سے کہا کہ وہ بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔

کیٹی سمجھ گئی کہ عنبر کا مطلب کیا ہے۔



# اندرا دیوی کا پاتال

کیٹی بھی غور سے دیکھنے لگی۔

"صاف لگ رہا ہے کہ یہ کنواں تھا جس کو اوپر سے چھت ڈال کر بند کر دیا گیا تھا۔"

عنبر نے کہا۔

"اب ہمیں راجکماری پشپاولی سے ملاقات کرنی ہوگی۔ میرا خیال ہے اس وقت ہمیں واپس چلے جانا چاہیئے۔ کل میں محل میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا۔"

"ٹھیک ہے"

کیٹی اور عنبر اندھے کنوئیں سے شاہی باغ کی دیوار کی طرف بڑھے۔ انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ جس اندھے کنوئیں کو وہ چھوڑ کر جا رہے ہیں اس کے اندر ماریا بند ہے۔ اس وقت ماریا کنوئیں کے اندر گھاس پھوس پر لیٹی ہوئی تھی۔ اسے بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اوپر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



سپاہی ان دونوں کو پکڑ کر شاہی محل کے بڑے دروازے کے قریب بنی ہوئی ایک کوٹھڑی میں لے گئے۔ جہاں سنیاپتی کو بلا لیا گیا۔ سنیاپتی ایک خونخوار شکل والا ظالم شخص لگتا تھا۔ سنیاپتی ہندی زبان میں فوج کے کمانڈر کو کہتے ہیں۔ سپاہی نے اسے بتایا کہ یہ دونوں شاہی محل کی دیوار پھاند کر شاہی باغ میں آگئے تھے

سنیاپتی نے عنبر اور کیٹی کو خونخوار آنکھوں سے گھور کر دیکھا اور گرج کر کہا

"تمہیں راجہ کا خون کرنے کس نے بھیجا تھا"

عنبر نے بڑی نرمی سے کہا

"سنیاپتی جی! ہم کسی کا خون کرنے نہیں آئے تھے"

"تو پھر شاہی محل کی دیوار کیوں پھاندی؟"

سنیاپتی چلایا۔

کیٹی نے کہا

"ہم..... ہم باغ کی سیر کرنے کیلئے آئے تھے۔ بس"

سنیاپتی نے ایک قہقہہ لگایا اور بولا

"اب تمہیں موت کی دنیا کی سیر کرنی ہوگی"



پھر اس نے سپاہیوں کو حکم دیا

"ان دونوں کو قید خانے میں بند کر دو صبح ان کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔

کیٹی نے عنبر کی طرف دیکھ کر اپنی خفیہ زبان میں کہا

"عنبر! تم تو نہیں مروگے مگر میری گردن لمبی ہو سکتی ہے"

سنیاپتی نے غصے میں ڈانٹا۔

"تم لوگ کس زبان میں بات کر رہے ہو۔ خبردار اگر کوئی لفظ منہ سے نکالا"

"لے جاؤ ان دونوں کو"

سپاہی عنبر اور کیٹی کو لے گئے اور اندھیرے قید خانے میں لے جا کر بند کر دیا۔ کیٹی نے کہا

"اب تم کیا سوچ رہے ہو عنبر؟"

عنبر نے گہرا سانس بھر کر مسکراتے ہوئے کہا

"پھانسی کا انتظار کر رہا ہوں"

کیٹی سٹ پٹا کر بولی۔

"تم مجھے تنگ کرنا چاہتے ہو۔ ذرا سوچو اگر انہوں نے پہلے مجھے لٹکا دیا تو کیا ہوگا"

عنبر نے بڑی نرمی سے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"فکر نہ کرو۔ میں انہیں ایسا نہیں کرنے دونگا"

کیٹی نے جھلا کر کہا۔

"لیکن تم اب کچھ کیوں نہیں کرتے؟"

عنبر بولا۔

"اچھا بابا۔ صبح تو ہو لینے دو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

ابھی صبح ہوئی ہی تھی کہ سنیاپتی کے حکم سے عنبر اور کیٹی کو قید خانے سے نکال کر قید خانے کے صحن میں لایا گیا۔ یہاں ایک درخت کے ساتھ ر... لٹک رہا تھا۔ کیٹی نے گھبرا کر کہا

"عنبر! خدا کے لئے کچھ کرو۔ اب کیوں خاموش ہو، مجھے کچھ ہو گیا تو پھر کچھ کرو گے؟"

عنبر نے سنیاپتی کی طرف دیکھا اور باوقار آواز میں کہا۔

"سنیاپتی! تم میرا اور اپنا وقت برباد کر رہے ہو۔ تمہاری پھانسی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔"

سنیاپتی کو غصہ آگیا۔ آج تک کسی نے اس سے ایسی گستاخانہ بات نہیں کی تھی۔ اس نے عنبر کے



منہ پر ایک طمانچہ مار دیا۔

اس بات کو عنبر نے کبھی برداشت نہیں کیا تھا۔ عنبر نے سنیاپتی کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکا دیا یہ جھٹکا اتنا شدید تھا کہ سنیاپتی چار قلابازیاں کھاتا دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا۔ دوسرے سپاہیوں نے تلواریں کھینچ لیں اور عنبر پر حملہ کر دیا۔ کیٹی مسکرا رہی تھی وہ بھی چاہتی تھی کہ عنبر اپنی غیر معمولی طاقت کا مظاہرہ کرے۔ عنبر کے جسم سے سپاہیوں کی تلواریں ٹکرا ٹکرا کر ٹوٹ گئیں۔

سپاہی ڈر کر پتھر کی طرح بت بنے عنبر کو تکنے لگے کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ عنبر کے جسم پر سوائے سوتی کپڑے کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ حیرت انگیز منظر سنیاپتی بھی دیکھ رہا تھا۔ عنبر نے اس عرصے میں ایک سپاہی کو اٹھا کر اوپر کو زور سے اچھالا۔ سپاہی ایک چیخ کے ساتھ قید خانے کی دو منزلہ دیوار سے بھی اوپر اچھل گیا اور پھر پکے صحن پر ایسا گرا کر اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ یہ طاقت کسی دیوتا میں ہی ہو سکتی تھی۔

سنیاپتی تو ششدر ہو کر رہ گیا۔ عنبر نے اسے گردن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے کھینچ کر اوپر اٹھایا اور جھنجھوڑ کر کہا

"میں نے تمہیں جان سے نہیں مارا اس لئے کہ میں یونہی کسی کی جان نہیں لینا چاہتا۔ مگر میں نے تمہیں سبق ضرور سکھایا ہے۔ اب بولو۔ کیا تمہیں یقین آگیا ہے کہ تم کیا تمہاری ساری فوج بھی مل کر مجھ پر حملہ کر دے تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

سنیاپتی نے بڑے ادب سے کہا

"مہاراج! مجھے معاف کر دیں۔ مجھ سے بھول ہو گئی ہے میں نہیں جانتا تھا کہ آپ آسمانی دیوتا ہیں۔"

کیٹی بھی عنبر کے قریب آگئی۔ سنیاپتی کی طرف عنبر نے گھور کر دیکھا

"اب میرا ایک کام کرو۔ میرے ساتھ ادھر آؤ۔"

عنبر سنیاپتی کو ایک طرف لے گیا اور اسے کہا۔

"میں اس محل میں راجکماری پشپاولی سے ملنے آیا تھا تم مجھے راجکماری سے ملا دو۔ مجھے اس سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں"

سنیاپتی بولا۔

"میرے ساتھ آیئے مہاراج۔ میں ابھی آپ کی



ملاقات راجکماری سے کرائے دیتا ہوں"

سنیاپتی نے عنبر اور کیٹی کو ساتھ لیا اور قید خانے کے صحن سے نکل کر شاہی محل کی طرف بڑھا۔ راجکماری اپنے محل کے باغ میں کنیزوں کے ساتھ سیر کر رہی تھی سنیاپتی نے عنبر اور کیٹی کو مہمان خانے میں ٹھہرایا اور خود راجکماری سے جا کر کہا۔

"راجکماری صاحبہ! ایک آکاش کا دیوتا جس میں موت کو شکست دینے کی طاقت ہے۔ آپ سے ملاقات کرنے آیا ہے اگر اجازت ہو تو اسے پیش کروں"

راجکماری پشپاولی نے آنکھیں جھپکا کر کہا

"آکاش کا دیوتا؟"

"ہاں راجکماری جی! سنیاپتی بولا "میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اس پر تلوار نے بھی اثر نہیں کیا۔ شاید وہ آپ کو کوئی انعام و اکرام سے نوازنا چاہتا ہے وہ ضرور بھگوان کا کوئی اوتار ہے"

راجکماری نے کہا

"اسے پیش کرو"

سنیاپتی نے عنبر اور کیٹی کو راجکماری کے سامنے پیش کیا تو راجکماری نے غور سے عنبر اور کیٹی کو دیکھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پھر ادب سے پرنام کیا اور کہا

" مہاراج ! آپ کی میں کیا خدمت کر سکتی ہوں "

عنبر نے کہا ،

" یہ میری بہن کیٹی ہے ۔ ہم آپ کے پاس ایک خاص بات کرنے آئے ہیں ۔ ان سہیلیوں کو یہاں سے رخصت کر دیجیئے "

راجکماری نے اپنی کنیزوں کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا ۔ عنبر نے سینا پتی کو بھی وہاں سے بھجوا دیا جب باغ میں راجکماری ، عنبر اور کیٹی اکیلے رہ گئے تو عنبر نے کہا ۔

" راجکماری ! آپ کی خاص کنیز کیسری کو کیا ہو گیا ہے ؟ کیا اس نے کبھی آپ کے خلاف کوئی خطرناک سازش کی تھی ؟"

راجکماری نے کہا ۔

" بالکل نہیں مہاراج ! میں تو خود حیران ہوں کہ میری پیاری سہیلی کیوں بیمار ہو گئی ہے ۔"

کیٹی نے پوچھا ۔

" یہ بتایئے کہ اندھے کنوئیں میں کیسری نے کس کو گرایا تھا ؟"



راجکماری مسکرانے لگی ۔

" ارے وہ تو کوئی دھوکے باز عورت تھی جو میرے پتاجی کی سلطنت کے خلاف کوئی سازش کرنے میرا بھیس بدل کر یہاں آ گئی تھی ۔ جب میں یہاں آ گئی تو اس کا پول کھل گیا اور پتاجی نے اسے اندھے کنوئیں میں پھینکوا دیا ۔ یہ کام چونکہ کیسری نے کیا تھا اس لئے اب اسے احساس ہو رہا ہے کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہے حالانکہ یہ حکم تو میرے پتاجی نے دیا تھا ۔ میری سہیلی کیسری کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے "

عنبر نے کہا ۔

" بس ہمیں آپ سے اتنا ہی کام تھا اب اجازت دیں "

عنبر کیٹی کو لے کر باغ سے واپس ہوا تو اس نے مڑ کر پوچھا ۔

" نقلی راجکماری کہاں سے آئی تھی ؟ کیا آپ کے راجہ باپ نے اس کی تفتیش نہیں کرائی ؟ "

راجکماری نے جواب دیا ۔

" اس کی ضرورت نہیں سمجھی گئی ۔ لیکن نقلی راجکماری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کسی دور دیش کی لڑکی لگتی تھی کیونکہ اس کا رنگ گورا اور بال سنہری تھے جو یہاں کی عورتوں کے نہیں ہوتے۔

گورا رنگ اور سنہری بالوں کا سن کر عنبر اور کیٹی چونک گئے۔ انہوں نے سوالیہ نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دونوں کے دلوں میں ایک ہی سوال تھا۔ عنبر نے راجکماری سے سوال کیا۔

"کیا وہ یہاں خوش تھی؟"

راجکماری بولی۔

"اتنا مجھے میری سہیلی کیسری نے بتایا تھا کہ نقلی راجکماری اکثر اداس رہتی تھی اور اپنے کسی بھائی وغیرہ کو یاد کرتی رہتی تھی۔ شاید اس کے بھائی کا نام —— اب یاد نہیں آرہا"

عنبر اور کیٹی نے جلدی سے راجکماری کو سلام کیا اور تیز تیز قدموں سے شاہی محل کے صحن سے نکل کر محل کے پچھواڑے والے باغ میں آ گئے جہاں بند اندھا کنواں تھا۔

عنبر نے کہا۔ "کیٹی! یہاں ماریا دفن ہے۔"



عنبر نے کنوئیں کی چھت کو ایک طرف سے اکھاڑنا شروع کر دیا۔

کیٹی بھی اس کے ساتھ لگ گئی۔ نیچے ماریا نے چھت کو اکھڑتے دیکھا تو زور سے آواز دی۔

"تم کون ہو؟"

اب عنبر اور کیٹی کو اچانک ماریا کی خوشبو آئی عنبر نے چلا کر کہا

"ماریا! ہم آگئے ہیں۔ فکر نہ کرو"

ماریا نے بھی نیچے سے خوش ہو کر آواز دی۔

"میرے خداوند نے میری دعا سن لی ہے تمہارے ساتھ ناگ اور کیٹی بھی ہیں عنبر؟"

عنبر نے کہا

"صرف کیٹی ہے۔ ہم ناگ کی تلاش میں ہیں"

چھت ایک طرف سے کھل گئی تھی۔ عنبر اور کیٹی نے نیچے جھانک کر دیکھا ماریا جسمانی حالت میں کنوئیں کی تہہ میں گھاس پھونس پر کھڑی تھی۔

عنبر نے درخت کی ایک بڑی شاخ کو توڑ کر نیچے کنوئیں میں لٹکایا۔ ماریا نے شاخ کو پکڑ لیا۔ عنبر نے اسے اوپر کھینچ لیا۔ ماریا کو دیکھ کر عنبر اور کیٹی بہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



خوش ہوئے۔

"تم جسمانی حالت میں کب ظاہر ہوئیں۔" کیٹی نے پوچھا۔

ماریا بولی :۔

"بس اس کم بخت بھیڑیئے کے منہ میں گرتے ہی میں ظاہر ہو گئی اور یہاں ایک جنگل میں پہنچی تو میں راجکماری پشپاولی کی شکل میں تھی یہاں کنوئیں میں گری تو دوبارہ اپنی اصلی شکل میں آ گئی۔ تم سناؤ۔ تم یہاں کیسے پہنچے؟

عنبر نے کہا

"تمہارے جانے کے بعد ہمیں بھیڑیا مخلوق نے پکڑ لیا اور ایک بھیڑیئے کے منہ میں گرا دیا"

"ناگ کا کچھ پتہ چلا؟ ماریا نے پوچھا

کیٹی بولی :۔

"ابھی تک تو وہ ملا نہیں مگر تم مل گئی ہو۔ اس طرح خیال ہے کہ وہ بھی مل جائے گا"

عنبر نے کہا :۔

"چلو اس منحوس محل سے نکل چلتے ہیں"

ماریا کیٹی اور عنبر شاہی محل کے باغ سے نکل



ہی رہے تھے کہ اچانک سامنے شاہی جوتشی آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ترشول تھا۔ اس نے گرجدار آواز میں کہا۔

"تم لوگ کنوئیں میں سے جس کو نکال کر لے جا رہے ہو وہ شاہی مجرمہ ہے اور اسے موت کی سزا ہو چکی ہے"

عنبر نے آگے بڑھ کر کہا

"تم کون ہو؟"

شاہی جوتشی بولا :۔

"میں شاہی جوتشی ہوں"

کیٹی بولی۔

"غور سے دیکھو۔ جس کو تم اور تمہارے راجہ نے موت کی سزا دے کر کنوئیں میں گرایا تھا کیا یہ وہی عورت ہے؟"

شاہی جوتشی نے ماریا کو پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ اس کی شکل اب راجکماری پشپاولی کی شکل نہیں تھی اس نے اپنے خفیہ علم سے معلوم کر لیا تھا کہ یہ عورت کسی منتر کے ذریعے شکل بدل سکتی ہے مگر شاہی جوتشی کو خطرہ تھا کہ اگر یہ عورت زندہ رہی تو ناگ بھی زندہ رہے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



نمبر ناگ راجہ کو ہلاک کر دے گا اور شاہی جوتشی کا راجہ کا خاص وزیر بننے کا سنہری موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔

اس نے کہا

"یہ وہی عورت ہے۔ اس نے منتر کے زور سے راجکماری کی شکل بنا رکھی تھی"،

عنبر نے کہا۔

"جوتشی مہاراج! آپ کو اگر اپنی یہ موٹی توند پیاری ہے تو ہمارے راستے سے ہٹ جائیں ورنہ آپ اپنی توند کے ساتھ اندھے کنوئیں میں پڑے ہوں گے"،

شاہی جوتشی بھاگ کر راجہ کے پاس گیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ راجہ تو پریشان ہوگیا کہ اس کے قاتلوں میں سے ایک زندہ ہے۔ اس نے فوراً حکم دیا کہ عنبر کیٹی اور ماریا تینوں کو قتل کر دیا جائے۔ سپاہی نیزے لے کر ان کی طرف دوڑے۔ اس وقت عنبر اور کیٹی اور ماریا شاہی محل کے بڑے گیٹ پر تھے کہ سپاہی نیزے لئے ان کی طرف لپکے۔ عنبر نے کیٹی اور ماریا سے کہا۔



"دوڑ کر اس چبوترے پر چڑھ جاؤ۔ میں انہیں سنبھال لیتا ہوں"،

سپاہی تعداد میں دس بارہ تھے۔ عنبر خالی ہاتھوں ان کی طرف لپکا دو سپاہیوں نے عنبر پر نیزے پھینکے۔ دونوں نیزے عنبر کے جسم سے ٹکرا کر نیچے گر پڑے۔ عنبر نے ایک سپاہی کو اٹھا کر زور سے اوپر اچھالا۔ سپاہی شاہی محل کی چھت پر جا گرا۔ دوسرے کو اچھالا تو وہ محل کے کنگرے میں جا کر اٹک گیا۔

عنبر کی اتنی زبردست طاقت دیکھ کر سپاہی وہیں بُت بنے کھڑے رہ گئے اتنے میں راجہ بھی شاہی جوتشی کے ساتھ وہاں آگیا۔ راجہ تلوار لے کر عنبر کی طرف بڑھا تو عنبر نے راجہ کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر اوپر ہوا میں اٹھا لیا۔ راجہ نے عنبر کے بازو پر تلوار مارنی شروع کر دی۔ تلوار ٹوٹ گئی مگر عنبر کے بازو پر ایک ہلکی سی خراش تک نہ آئی۔

راجہ دہشت کھا گیا۔ عنبر نے اسے زمین پر اتار لیا اور کہا

"مہاراج! اب آپ کو میری طاقت کا علم ہو گیا ہو گا"،

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اتنے میں سنیاپتی بھی بھاگا بھاگا وہاں پہنچ گیا۔
اس نے ہاتھ باندھ کر کہا

"مہاراج! یہ آکاش کا دیوتا ہے۔ راجکماری سے کوئی بات پوچھنے اپنی بہن کے ساتھ آکاش سے زمین پر آئے ہیں۔

راجہ نے بھی ہاتھ باندھ لئے۔

"مہاراج! مجھے معاف کر دیجئے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی"

ماریا اور کیٹی بھی چبوترے سے اتر کر نیچے آ گئیں
عنبر نے شاہی جوتشی سے اور راجہ سے اب صاف صاف پوچھا کہ وہ ماریا کو کیوں ہلاک کرنا چاہتے تھے؟ محض راجکماری کا بھیس بدل لینا اتنا بڑا جرم نہیں تھا۔ اب راجہ نے ساری بات کھول کر بتا دی کہ شاہی جوتشی نے حساب لگا کر بتایا تھا کہ ایک شخص اسے قتل کر دے گا۔

"میں نے اس شخص کو مارنے کے لئے سپاہی روانہ کیے تو معلوم ہو کہ وہ شخص اصل میں کوئی سانپ ہے۔

عنبر نے تڑپ کر پوچھا

"بس بس۔ ہمیں بتاؤ کہ وہ شخص کہاں ہے وہ سانپ انسان کہاں چلا گیا؟



راجہ نے کہا

"شاہی جوتشی نے اسے سانپ ہی کی حالت میں پتھر بنا کر اندرا دیوی کی مورتی کے حلق میں پھینک دیا تھا"

عنبر نے شاہی جوتشی کی طرف دیکھا

"مجھے اندرا دیوی کے پاس لے چلو اور بتاؤ کہ اس وقت وہ سانپ انسان کہاں ہو گا"

شاہی جوتشی ہاتھ باندھ کر گڑگڑایا۔

"دیوتا مہاراج! مجھے شما کر دیں۔ مجھے معاف کر دیں۔ سانپ انسان اس وقت اندرا دیوی کے پاتال میں ہو گا۔ مگر یقین کریں کہ وہ زندہ ہو گا"

عنبر، ماریا اور کیٹی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر گہرا سانس بھرا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



# کیٹی کا دشمن سیّارہ

عنبر نے جوتشی سے کہا

"ہمیں اندرا دیوی کے بت کے پاس لے چلو"

شاہی جوتشی نے عنبر ماریا کیٹی کو ساتھ لیا اور محل کے اندر بنے ہوئے اندرا دیوی کے مندر میں آ گیا۔ راجہ وکرم بھی ان کے ساتھ تھا۔ مندر میں لوبان سلگ رہا تھا۔ اندرا دیوی کا بڑا بت دیوار کے ساتھ اسی طرح لگا کھڑا تھا۔ اندرا دیوی کے بت کا منہ کھلا تھا اور اس میں ایک چوڑا اور گہرا سوراخ نظر آ رہا تھا۔ شاہی جوتشی نے مورتی کے منہ کی طرف اشارہ کر کے کہا

"سانپ انسان ناگ کو میں نے مورتی کے منہ والے گہرے شگاف میں پھینکا تھا"

عنبر نے شگاف میں جھانک کر دیکھا پھر شاہی جوتشی سے کہا۔



"میں تمہیں دو روز کی مہلت دیتا ہوں جس طرح تم نے ہمارے دوست ناگ کو مورتی کے منہ میں پھینکا ہے۔ اسی طرح اسے واپس بلاؤ"

شاہی جوتشی کچھ کہنے ہی والا تھا کہ راجہ وکرم بولا

"بیٹے تم فکر مت کرو۔ ہم تمہارے دوست ناگ کو دو روز کے اندر اندر واپس لا دیں گے۔"

راجہ نے شاہی جوتشی کو آنکھ کا اشارہ کیا۔ شاہی جوتشی سمجھ گیا کہ راجہ کے ذہن میں کوئی سازش پروان چڑھ رہی ہے۔ اس نے فوراً عنبر سے کہا

"میں پوری کوشش کروں گا"

راجہ نے عنبر ماریا اور کیٹی سے کہا

"آپ لوگ ہمارے مہمان بن کر شاہی مہمان خانے میں رہیں گے۔ ہم آپ کی ہر طرح سے خدمت کریں گے"

عنبر ماریا اور کیٹی محل کے شاہی مہمان خانے میں آ گئے۔

راجہ نے شاہی جوتشی کو ساتھ لیا اور اپنے خاص کمرے میں آ کر بولا

"ناگ میرا قاتل بننے والا ہے۔ تمہارے حساب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کے مطابق اگر ناگ واپس آگیا تو میری موت اس کے ہاتھوں ہوگی۔ یہ لوگ بھی اس کے ساتھی ہیں۔ مجھے ان سے بھی خطرہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کوئی ایسا منتر پڑھ کر پھونکو کہ ناگ واپس نہ آسکے اور ان تینوں سے نجات بھی ہمیشہ کے لیے مل جائے کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟"

شاہی جوتشی سوچ میں گم ہوگیا۔ راجہ نے کہا

"اگر تم نے اس وقت مجھے ان لوگوں سے ہمیشہ کے لیے بچا لیا تو میں تمہیں اپنا وزیراعظم بنا لوں گا۔ ان لوگوں پر صرف کسی جادو طلسم سے ہی قابو پایا جا سکتا ہے۔ یہ بڑے غیر معمولی طاقت والے لوگ ہیں"

شاہی جوتشی نے گہری سوچ سے سر اٹھایا اور کہا

"مہاراج! سام وید میں ایک منتر لکھا ہے اس منتر کی خاصیت آگ ہے اور یہ اگنی دیوی کا خاص منتر ہے۔ مجھے اس منتر کا چلہ کرنا پڑے گا"

"تو پھر ابھی سے چلہ شروع کر دو" راجہ نے حکم دیا۔

جوتشی نے کہا

"اس منتر سے اگنی دیوی خود حاضر ہو جائے گی



اور وہی مجھے بتائے گی کہ آپ کے دشمنوں سے کیوں کر نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ میں آج رات چلہ کر کے اگنی دیوی کو بلوانے کی کوشش کروں گا"

شاہی جوتشی نے اپنی کوٹھڑی میں جاکر آگ روشن کی اور چلہ شروع کر دیا۔ دوسری طرف شام کے وقت عنبر ماریا اور کیٹی شہر میں کیسری کے گھر پہنچے اسے یقین دلایا کہ اندھے کنوئیں میں اس نے جس راجکماری کو دھکا دیا تھا وہ جادوگرنی تھی اور وہ فرار ہو چکی ہے۔ کیسری کو عنبر کی بات پر یقین آگیا اور وہ صحت مند ہوگئی۔

عنبر ماریا اور کیٹی شاہی مہمان خانے میں آکر بیٹھ گئے اور ناگ کے واپس آنے کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔

ادھر اسی محل کے ایک تنگ و تاریک کمرے میں شاہی جوتشی بڑی گرمجوشی سے سام وید کے منتر پڑھ کر چلہ کر رہا تھا۔ رات کا پچھلا پہر ہوا تو جوتشی کا چلہ مکمل ہوگیا وہ پسینے میں شرابور تھا اور آگ میں زعفران اور کافور ڈال رہا تھا۔

پھر اس نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھ ... اور آنکھیں آگ کے شعلوں پر گاڑ دیں اور کہا۔

"اگنی دیوی! میں نے تیرا چلہ پورا کر لیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اب مجھ پر رحم کر اور اپنا آپ ظاہر کر دے مجھے
تمہاری ضرورت ہے۔"

آگ کے شعلوں میں اچانک ایک بجلی سی چمکی اور ایک عورت کا چہرہ نمودار ہوا جس کے سر میں سے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ چہرہ انگارے کی طرح دہک رہا تھا۔ شاہی جوتشی نے سر جھکا دیا اور منتر پڑھ کر بولا۔

"جے ہو اگنی دیوی کی جے ہو۔"

اگنی دیوی کے انگارہ ایسے سُرخ ہونٹ کھلے اور اس کے حلق سے ایک زرد شعلہ باہر نکلا اور اس کی کڑکڑاتی آواز آئی۔

"میرے پجاری نے مجھے کس لئے یاد کیا ہے؟"

شاہی جوتشی نے اگنی دیوی کو ناگ، عنبر، ماریا اور کیٹی کے بارے میں سب کچھ بتا دیا کہ راجہ وکرم کو ان لوگوں سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔

"اگنی دیوی! راجہ وکرم تیرا پجاری ہے اگر وہ مر گیا تو تیری پوجا کرنے والا ایک بھگت مارا جائے گا۔ کیا تو یہ گوارا کرے گی کہ تیرے پجاری کو لوگ مار ڈالیں؟"

اگنی دیوی نے کڑکڑاتی آواز میں کہا

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ ناگ اندرا دیوی کے پاتال میں گم ہو چکا ہے۔ عنبر ماریا اور کیٹی کو میں ایسی جگہ پہنچا دوں گی کہ جہاں سے وہ کبھی راجہ وکرم کی سلطنت کی حدود میں واپس نہیں آ سکیں گے۔"

شاہی جوتشی نے ہاتھ باندھ کر کہا

"اگنی دیوی! ہم پر کرم کرو۔ ہمیں بتاؤ کہ عنبر، ماریا اور کیٹی سے نجات کس طرح حاصل ہو گی؟"

اگنی دیوی بولی۔

"جب میں چلی جاؤں گی تو آگ بجھ جائے گی پھر تم کو اس آگ کی راکھ میں سفید رنگ کا موتی ملے گا۔ تم اس موتی کو شربت میں گھول کر عنبر ماریا اور کیٹی کو کسی طرح پلا دینا۔ اس کے پینے سے یہ تینوں بے سدھ ہو جائیں گے پھر تم انہیں باری باری اٹھا کر اندرا دیوی کے بت کے منہ میں ڈال دینا۔ اس کے بعد یہ تمہارے تینوں دشمن ایسی جگہ پہنچ جائیں گے جہاں سے یہاں تک واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب میں جاتی ہوں۔"

اگنی دیوی کا انگارے ایسا چہرہ شعلوں میں غائب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہو گیا۔ اس کے غائب ہوتے ہی شعلے بھی مدھم پڑتے پڑتے بجھ گئے۔ شاہی جوتشی نے راکھ کو کریدا تو اس کی تہہ میں انگور کے دانے کے برابر ایک سفید موتی پڑا تھا جوتشی سفید موتی اٹھا کر وہاں سے چلا گیا

اس وقت صبح ہونے والی تھی۔ جوتشی سیدھا مہاراجہ کے کمرے میں گیا۔ راجہ بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ جوتشی نے راجہ کو سارا ماجرا سنایا اور پھر سفید موتی دکھایا۔ راجہ نے کہا

"شاباش! تم نے بہت بڑا معرکہ مارا ہے۔ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو تم میرے وزیراعظم ہو گے۔ اس موتی کو شربت کی صراحی میں گھول کر ان تینوں کو پلا دو۔ دیکھنا ہوشیاری سے یہ کام کرنا"

شاہی جوتشی نے کہا

"آپ بے فکر رہیں مہاراج! میں ان تینوں کو یہ شربت پلا دوں گا"

شاہی جوتشی نے شیشے کی صراحی میں زرد رنگ کا شربت ڈالا۔ پھر اس میں اگنی دیوی کا موتی ڈال دیا شربت میں گرتے ہی موتی گھل گیا۔ شربت کا رنگ بالکل نہ بدلا۔ اب شاہی جوتشی نے اپنی ایک خاص



لونڈی برتھالی کو بلایا اور کہا۔

"برتھالی! یہ شربت تمہیں شاہی مہمانوں عنبر کیٹی اور ماریا کو پلانا ہے۔ اگر تم یہ شربت انہیں پلانے میں کامیاب ہو گئی تو میں وزیراعظم بن جاؤں گا اور تم میری رانی بنو گی۔ یہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں"

برتھالی خوش ہو کر بولی۔

"مہاراج! یہ کونسا مشکل کام ہے۔ میں صبح کے ناشتے پر تینوں مہمانوں کو یہ شربت پلا دوں گی"

برتھالی شربت کی صراحی لے کر چلی گئی۔

عنبر ماریا اور کیٹی اپنے کمرے میں شاندار بستروں پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ برتھالی سونے کے طشت میں شربت کی صراحی اور تین چاندی کے گلاس رکھے مسکراتی ہوئی داخل ہوئی۔ آتے ہی اس نے جھک کر ادب سے سلام کیا اور کہا

"اپنے شاہی مہمانوں کے لئے میں شربت بادام لے کر آئی ہوں"

اس وقت عنبر کا غیبی شیشہ کیٹی کے ہاتھ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تھا اور وہ اس کی سوئی اور ڈگریوں کے ہندسوں کو غور سے دیکھ رہی تھی ۔ لونڈی برتھالی کو آتے دیکھ کر اس نے غیبی شیشہ ہتھیلی میں چھپا لیا اور کہا

" یہ شربت کس نے بھیجا ہے ؟ "

برتھالی بولی ۔

" شریمتی جی ! یہ میں نے خود اصلی باداموں سے تیار کیا ہے ۔ میری خوش قسمتی ہوگی اگر آپ اسے شوق سے پئیں گے "

برتھالی نے تینوں گلاسوں میں شربت ڈال دیا ۔ عنبر اور ماریا اور کیٹی کو برتھالی پر ذرا سا بھی شک نہ ہوا ۔ کیونکہ وہ شربت کے بارے میں باتیں کرنے کی بجائے موسم اور صبح کی تازہ ہوا کے بارے میں باتیں کرنے لگی تھی ۔ عنبر اور ماریا نے اپنے اپنے گلاس تھام لئے ۔ اگرچہ انہیں کھانے پینے کی ضرورت نہیں تھی پھر بھی شربت میں سے باداموں کی خوشبو سونگھ کر انہوں نے شربت پی

کیٹی کا گلاس ابھی اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ اچانک عنبر اور ماریا کو ایک دھچکا سا لگا اور وہ بستروں پر اچھل کر نیچے گر پڑے ۔ کیٹی گلاس پھینک



کر چیخی ۔

" عنبر ! ماریا ! "

اس کے ساتھ ہی گھبراہٹ میں کیٹی کی انگلی غیبی شیشے کے بٹن سے جا ٹکرائی اور بٹن دب گیا اور اس میں سے روشنی کا گول دائرہ نکل کر کیٹی پر پڑا ۔ کیٹی کا جسم روشنی میں ایک دم چمک اٹھا ۔ وہ اپنی جگہ پر پتھر بن گئی اور برتھالی کے دیکھتے دیکھتے وہ چمکیلے ذروں میں تبدیل ہوکر ایک دم غائب ہوگئی ۔ عنبر اور ماریا اپنے اپنے بستروں پر بے ہوش پڑے تھے ۔

برتھالی نے کیٹی کو غائب ہوتے دیکھا تو ڈر کر بھاگ گئی ۔ اس نے شاہی جوتشی کو جاکر سارا ماجرا سنایا تو شاہی جوتشی بھی حیران ہوکر رہ گیا ۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا شاہی مہمان خانے میں آیا ۔ اس نے دیکھا کہ عنبر اور ماریا تو بے ہوش پڑے تھے مگر کیٹی غائب تھی ۔ اس نے گھبرا کر برتھالی سے پوچھا

" کہیں یہ عورت بھاگ تو نہیں گئی تھی ؟

برتھالی نے اندرا دیوی کی قسم کھا کر کہا

" میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا کہ روشنی کا ایک گول دائرہ کیٹی پر پڑا ۔ اس کا جسم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



چاندی کی طرح چمکا اور وہ غائب ہوگئی۔

جوتشی کو معلوم تھا کہ کوئی عورت اندرا دیوی کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتی۔ مگر وہ اس بات سے پریشان تھا کہ کیٹی اگر کسی طلسم کی وجہ سے غائب ہوگئی ہے تو کہیں وہ اسے نقصان نہ پہنچائے۔ لیکن اس وقت اسے عنبر اور ماریا کو ٹھکانے لگانا تھا۔ جو اس کے سامنے بے ہوش پڑے تھے۔ شاہی جوتشی نے راجہ وکرم کو بھی وہاں بلوا لیا اور اسے یہ نہیں بتایا کہ کیٹی اپنے کسی طلسم کی وجہ سے غائب ہوگئی ہے بلکہ یہ کہا کہ اگنی دیوی نے کیٹی کو ہمیشہ کے لئے جلا کر بھسم کر دیا ہے۔ باقی عنبر اور ماریا بے ہوش ہے۔

"ہم اب ان دونوں اٹھا کر اندرا دیوی کے منہ میں ڈال دیں گے تاکہ آپ کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں گے۔"

راجہ وکرم بہت خوش ہوا۔ اسی وقت اپنے دو خاص سپاہی اس نے وہاں منگوائے۔ سپاہیوں نے بے ہوش عنبر اور ماریا کو اٹھایا اور اندرا دیوی کے مندر میں لے گئے۔



اندرا دیوی کی مورتی منہ پھاڑے کھڑی تھی۔ راجہ کے حکم پہ عنبر اور ماریا کو مورتی کے منہ میں ڈال دیا گیا۔ دونوں مورتی کے حلق کے غار میں گرتے ہی چلے گئے۔ اندھیرے میں طوفانی ہوائیں انہیں اڑائے لئے جا رہی تھیں۔ عنبر اور ماریا کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں دونوں بے ہوش تھے۔

پھر وہ دونوں ایسے پہاڑوں کے درمیان ایک وادی میں جا کر گرے جہاں چاروں طرف برف ہی برف تھی۔ سردی اتنی زیادہ تھی کہ وہاں کوئی پرندہ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ اردگرد برف پوش پہاڑوں کی چوٹیاں اور بڑے بڑے برفانی تودے ساکت کھڑے تھے۔ عنبر اور ماریا برف میں دبے بے ہوش پڑے رہے تھوڑی دیر بعد انہیں ہوش آگیا۔ عنبر نے آنکھیں کھول کر دیکھا کہ ماریا اس کے پاس ہی برف پہ بے سدھ پڑی تھی۔ عنبر نے اسے آواز دی تو اس نے بھی آنکھیں کھول دیں۔

"عنبر! ہم کہاں آگئے ہیں؟"

ماریا چاروں طرف برف پوش پہاڑیوں کو دیکھ کر بولی

عنبر نے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"یہ سارا [illegible] شربت کا کرشمہ ہے۔ ہم
بے ہوش ہو گئے تھے۔ خدا جانے اس جادوگر جوتشی
نے اپنے جادو کی مدد سے کہاں سے کہاں لا
پھینکا ہے ....."
ماریا نے کہا
"مگر کیٹی کہاں ہے؟"
"یہی تو میں حیران ہوں" عنبر بولا۔
"وہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں آئی؟"
ماریا کہنے لگی
"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس نے
ابھی شربت نہیں پیا تھا کہ ہم بے ہوش ہو گئے
میں نے دیکھا تھا کہ شربت کا گلاس کیٹی کے ہاتھ
میں ہی تھا"
عنبر بولا۔
"اس کے ہاتھ میں میرا غیبی شیشہ بھی تو تھا۔
ماریا چونک کر بولی
"کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وہ غیبی شیشے
کا بٹن دبا کر غائب ہو گئی ہو؟"
عنبر سوچنے لگا۔ پھر بولا



"مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیٹی کو ہمیں چھوڑ
کر جانے کی کیا ضرورت تھی؟"
ماریا نے کہا
"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ گھبراہٹ میں
کیٹی کا ہاتھ بٹن پر پڑ گیا ہو اور وہ دب گیا ہو
اور غیبی شیشے کی روشنی اس پر پڑ گئی ہو اور وہ
غائب ہو گئی ہو"
عنبر بولا۔
"ایسا ہو سکتا ہے"
ماریا نے کہا
"ضرور ایسا ہی ہوا ہے عنبر! خدا جانے
اب بے چاری کیٹی کہاں ہو گی"
عنبر نے چاروں طرف برف پوش پہاڑیوں کو دیکھا
اور بولا۔
"کیٹی جہاں بھی ہو گی اپنی حفاظت کر
سکے گی اس کے پاس غیبی شیشہ ہے مگر سوال
یہ ہے کہ اس وقت ہم کہاں آ گئے ہیں؟"
ماریا نے کہا "ہم کسی پہاڑی سلسلے میں ہیں۔ لیکن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ایک بات کی تسلی ہے کہ یہاں ہماری ناگ سے ملاقات ہو سکتی ہے"

"وہ کیسے؟" عنبر نے پوچھا

ماریا بولی۔

"وہ اس طرح کہ ناگ کو بھی اندرا دیوی کی مورتی کے منہ میں پھینکا گیا تھا اور میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی اسی مورتی کے منہ میں پھینکا گیا ہے کیونکہ جوتشی نے کہا تھا کہ اندرا دیوی کی مورتی کے منہ میں پھینکے جانے سے انسان اندرا دیوی کے پاتال میں پہنچ جاتا ہے۔ یقیناً اس نے ہم سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہمیں بھی اندرا مورتی کے منہ میں ہی پھینکا ہوگا۔

عنبر نے کہا

"اس کا مطلب ہے ہم اس وقت پاتال میں ہیں"

ماریا بولی۔

"بالکل"

عنبر بولا

"میرا تو خیال ہے کہ ہم اپنی اصلی دنیا میں



آ گئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم کس زمانے میں نکل آئے ہیں۔ ان برف پوش پہاڑوں سے تو ہمیں کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں یہاں سے نکل کر کسی وادی میں یا بستی میں جانا ہوگا۔ ویسے خدا کرے کہ ناگ بھی اسی زمانے اور اسی دنیا میں ہو"۔

عنبر اور ماریا برف پر چلنے لگے۔ عنبر نے کہا

"حیرانی کی بات ہے کہ تم ابھی تک غائب نہیں ہوئی ہو"

ماریا چلتے چلتے بولی

"شاید میں ابھی تک اندرا دیوی کے طلسم میں ہوں۔ جب طلسم ختم ہوا تو میں اچانک غائب ہو جاؤں گی"

اسی طرح باتیں کرتے وہ برف میں چلے جا رہے تھے۔ اگر ان میں غیر معمولی طاقت نہ ہوتی تو وہاں اسقدر شدید ٹھنڈ تھی کہ ان دونوں کی قلفی جم جاتی۔ مگر انہیں اتنی شدید سردی میں بھی ہلکی ہلکی خنکی ہی محسوس ہو رہی تھی۔ برف نرم تھی اور ان کے پاؤں برف میں دھنس جاتے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



وقت دن کا تھا۔ روشنی ضرور تھی مگر چاروں طرف کہرا چھایا ہوا تھا۔ چلتے چلتے وہ برف کے ایک چبوترے پر آگئے۔ یہ ایک چھوٹا گلیشر تھا۔ عنبر نے دیکھا کہ آگے پہاڑی ڈھلان تھی جو دُور نیچے ایک وادی تک چلی گئی تھی۔ عنبر نے ماریا سے کہا

"اگر میں اس برفانی تودے پر زور سے لات ماروں تو ہو سکتا ہے یہ پھسل پڑے اور ہم تیزی سے نیچے وادی میں پہنچ جائیں۔

ماریا نے کہا

"اگر تمہیں یقین ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے تو تجربہ کر کے دیکھ لو۔"

عنبر نے مسکراتے ہوئے برفانی تودے پر پوری طاقت سے لات ماری اس کی ٹھوکر میں اتنی طاقت تھی کہ برفانی تودہ اپنی جگہ سے ہل گیا اور پھر ایک زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ ڈھلان پر پھسلنے لگا۔

"ماریا! مجھے مضبوطی سے پکڑ لو۔"

ماریا نے عنبر کے بازو کو پکڑ لیا۔ برفانی تودہ شور مچاتا۔ گرجتا ہوا برفانی ڈھلان پر سے تیزی سے پھسلتا چلا گیا۔ اس کی رفتار گرمی کی وجہ پگھلتا بھی جا رہا تھا وادی میں پہنچ کر وہ ایک دریا میں ایک دھماکے کے ساتھ جا گرا۔ یہ دریا دو پہاڑوں کے درمیان سے گزر رہا تھا۔

عنبر اور ماریا اچھل کر دریا کے دوسرے کنارے پر جا گرے۔

برفانی تودے کے دریا میں گرنے سے پانی کی لہریں اوپر کو اچھلیں اور دریا میں جیسے سیلاب آگیا۔ عنبر اور ماریا پہاڑی دیوار کے ساتھ ایک کھوہ میں لگ کر کھڑے ہو گئے۔ جب بچا کھچا برفانی تودہ دریا کے پانی میں ڈوب کر غائب ہو گیا تو عنبر اور ماریا کھوہ سے باہر نکل آئے اور دریا کے ساتھ ساتھ چلنے لگے

آگے جا کر دریا ایک میدان میں داخل ہو گیا۔ برف ختم ہو گئی تھی۔ یہاں اونچے نیچے میدان میں گھاس اور جھاڑیاں اگی تھیں۔ کہیں کہیں چیڑھ کے درختوں کے جھنڈ بھی نظر آ رہے تھے۔ سرد ہوا چل رہی تھی۔ ماریا نے کہا

"میرا خیال ہے کہ ہم ہندوستان کے ملک میں ہیں اور یہ ہمالیہ کے پہاڑوں کا سلسلہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہے جہاں سے ہم گزر کر آ رہے ہیں"
عنبر نے کہا

"تمہارا خیال درست لگتا ہے ہم یقیناً ہمالیہ کی وادی میں ہیں۔ یہ درخت چیڑھ کے درخت ہیں اور اخروٹ کے درخت بھی ہیں"
ماریا نے کہا

"مگر ابھی تک ہمیں کوئی بستی دکھائی نہیں دے رہی"

"آگے کوئی نہ کوئی بستی ضرور ملے گی"
عنبر نے کہا۔

عنبر اور ماریا خاموشی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

ناگ اس وقت سونالینی کو آریا سردار کھان کی قید سے نکال کر گھوڑے پر بٹھائے اس کے جاگیردار باپ کے پاس موہنجوڈرو کی طرف لئے جا رہا تھا۔ عنبر اور ماریا اسی ملک ہندوستان کے ہمالیہ پہاڑوں کی وادی سے گزرتے ہوئے ویشالی ریاست کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان کو ہم اسی جگہ چھوڑتے ہیں اور



کیٹی کی طرف چلتے ہیں کہ غیبی شیشے کی روشنی نے اسے غائب کیا تو وہ کہاں جا پہنچی۔

گھبراہٹ میں کیٹی کے ہاتھ سے غیبی شیشے کا بٹن دب گیا تھا۔ چنانچہ اسے کچھ خبر نہیں تھی کہ وہ کہاں جا کر نکلے گی۔ اتنا اسے ضرور احساس تھا کہ غیبی شیشہ اسے کسی نہ کسی خلائی سیارے پر ہی پہنچائے گا۔

غیب ہوتے وقت تو اسے کوئی ہوش نہیں تھا۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ تاریک خلا میں ایک بہت بڑے پہیئے کے اوپر بنے ہوئے فولاد کے ایک چبوترے پر کھڑی ہے۔ یہ گول پہیہ اتنا بڑا تھا کہ کیٹی اس پر کھڑی چھوٹی سی لگ رہی تھی۔ یہ پہیہ آہستہ آہستہ اپنی جگہ پر رکا ہوا گھوم رہا تھا۔ اس کے بہت بڑے بڑے پھولے ہوئے دائرے میں جگہ جگہ روشنیاں ہو رہی تھیں۔ یہ روشنیاں کھڑکیوں کے شیشوں میں سے نکل رہی تھیں۔ کہیں زرد روشنی تھی تو کہیں سرخ روشنی — پہیئے کے درمیان میں ایک بہت بڑا گنبد تھا۔ اس گنبد تک پہیئے کے درمیان میں سے گول بڑے بڑے بند پائپ چلے گئے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کیٹی چونکہ خود خلائی مخلوق تھی اس لئے وہ جانتی تھی کہ دو سیاروں کے درمیان خلا میں کہیں کہیں اس قسم کی مصنوعی خلائی بستیاں آباد کر دی جاتی ہیں ان خلائی بستیوں میں عام طور پر لیبارٹریاں قائم ہوتی ہیں۔ جہاں مختلف قسم کے سائنسی تجربات کئے جاتے ہیں اور خلاء میں جو مصنوعی سیارے یا خلائی جہاز خراب ہو جاتے ہیں ان کو یہاں لاکر ان کی مرمت کی جاتی ہے۔ اس قسم کی لیبارٹریوں اور خلائی کارخانوں کو سکائی لیپ کہتے ہیں یہ بھی کوئی سکائی لیپ ہی تھی۔

کیٹی کو ابھی تک یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سکائی لیپ میں کس قسم کی مخلوق رہتی ہے اور وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ کیٹی جہاں کھڑی تھی وہاں آہستہ آہستہ خلائی تابکاری نے اس پر اثر کرنا شروع کر دیا تھا۔

وہ فولادی سٹینڈ پر سے آہستہ آہستہ چل کر اس کے کنارے پر آئی تو اس نے دیکھا کہ نیچے ایک گول ڈھکنا لگا تھا۔ کیٹی نے اسے آہستہ سے اوپر اٹھایا تو ٹنیل کا ایک چھوٹا زینہ نیچے جا رہا تھا کیٹی آہستہ آہستہ سے سیڑھی پہ آگئی۔ سیڑھی پر آتے



ہی اوپر والا زینہ ایک ہلکی سی گرر گرر کی آواز کے ساتھ اپنے آپ بند ہو گیا۔ کیٹی اب ہلکے نیلے رنگ کی دھندلی سی روشنی میں نیچے جاتی ایک چمنی میں کھڑی تھی یہ فولاد کی چمنی بالکل سیدھی نیچے چلی گئی تھی۔ سیڑھی اس کے اندر دیوار کے ساتھ ساتھ نیچے چلی گئی تھی۔

کیٹی نیچے اترنے لگی۔ کافی نیچے جانے کے بعد چمنی ایک طرف کو گھوم گئی۔ اب کیٹی نے دیکھا کہ وہ تو ایک ائرکنڈیشنر والے پائپ میں آگئی ہے۔ اس ائرکنڈیشنر کے پائپ میں سے ایسی غیر نقصان دہ ایٹمی شعاعیں گزر رہی تھیں جو سکائی لیپ کی فضا کے درجہ حرارت کو اندر کی مخلوق کی مرضی کے مطابق رکھتی تھی۔

اس درجہ حرارت سے کیٹی کو ایک عجیب انکشاف کا احساس ہوا۔ یہ درجہ حرارت بالکل اس کے اپنے جسم کا درجہ حرارت تھا۔ وہ لرز سی گئی۔ کہیں وہ اپنے سیارے کی مخلوق کی سکائی لیپ میں تو نہیں آگئی! اس کی اپنی مخلوق اس کی جان کی دشمن تھی۔ آپ نے عنبر، ناگ، ماریا کی کسی پچھلی قسط میں پڑھا ہو گا کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کیٹی ملک مصر کے ایک اہرام میں اپنی مخلوق سے بچ کر ماریا کے پاس چھپ گئی تھی۔ کیٹی کو اس کی مخلوق کے لیڈر نے ایک بے گناہ عورت کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس کو کیٹی نے ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ کسی بے گناہ انسان کا خون کرنا بہت بڑا گناہ سمجھتی تھی۔

اس نافرمانی کے بعد کیٹی کی مخلوق کے ساتھی لیڈر نے جو دوسرے آدمیوں اور کیٹی کے ساتھ ہی اپنے سیارے سے زمین پر آیا تھا کیٹی کو آخری وارننگ دی اور پھر کیٹی کو ہلاک کرنے کے لئے اہرام کے غار میں داخل ہو گیا۔ اس نے غار میں ہلاکت خیز گیس کا ایک بم پھینکا۔ ماریا تابوت میں تھی۔ ماریا نے کیٹی کو اپنے تابوت میں داخل کر کے تابوت بند کر دیا۔ پھر ماریا اسے ساتھ لے کر اہرام سے غائب ہو گئی۔

تب سے لے کر آج تک کیٹی کے سیارے کی مخلوق اس کی تلاش میں تھی کہ جہاں بھی کیٹی ملے اسے ہلاک کر دیا جائے۔ مگر کیٹی نے عنبر ناگ ماریا کے ساتھ اپنا سفر شروع کر دیا اور یوں وہ کہیں کی



کہیں نکل گئی اور اس کی دشمن مخلوق ناکام ہو کر واپس خلا میں اپنے سیارے میں چلی گئی۔

اب کیٹی نے محسوس کیا کہ اگر اس کے جسم کا درجہ حرارت اس ائرکنڈیشنر کے پائپ کے درجہ حرارت کے مطابق ہے تو اس کا مطلب صاف طور پر یہی ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی سکائی لیپ میں پہنچ گئی جو اس کی جان کی دشمن ہے۔

کیٹی نے واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ پھر اسے خیال آیا کہ وہ واپس کہاں جائے گی۔ سکائی لیپ کے باہر تو خلا ہی خلا ہے۔ خلائی پہیئے کے باہر تو وہ دیکھ لی جائے گی اور اسے پکڑ لیا جائے گا۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ اگر یہ سکائی لیپ واقعی اس کی دشمن مخلوق کی سکائی لیپ ہے تو اس کے اندر کسی جگہ چھپ کر پھر یہاں سے کسی مرمت شدہ خلائی جہاز کو اغوا کر کے فرار ہونے کی کوشش کی جائے چنانچہ کیٹی نے پائپ کے اندر رینگنا شروع کر دیا۔

ائرکنڈیشنر کا پائپ کئی جگہوں سے گھوم کر سکائی لیپ میں کافی دور تک چلا گیا تھا۔ کیٹی پائپ میں کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل بھی نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



چل سکتی تھی۔ بس اوندھی لیٹ کر ہی آگے کو رینگ
سکتی تھی۔ ایک جگہ کیٹی کو پائپ میں پہلو والے
سے روشنی آتی دکھائی دی۔ کیٹی رینگتی ہوئی وہاں پہنچی
تو اس نے دیکھا کہ یہ ایک گول روشندان ہے جس کے
آگے جالی لگی ہے۔ دوسری طرف سے خلائی مخلوق
کی باتوں کی آواز آرہی تھی۔ کیٹی نے کان لگائے
اس کا جسم خوف سے کانپ اٹھا۔ یہ مخلوق اس
زبان میں باتیں کر رہی تھی۔ یہ کیٹی کا دشمن سیارہ



PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کیٹی نے جالی میں سے جھانک کر دیکھا
یہ ایک چوکور کمرہ تھا جس کے وسط میں سٹیل کی میز کے
گرد تین آدمی بیٹھے کوئی تجربہ کر رہے تھے۔ ان میں سے
اوٹانگ کو کیٹی نے صاف پہچان لیا۔ یہ وہی لیڈر تھا
جس نے کیٹی کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا اور وہ اپنی جان
بچا کر ملک مصر کے اہرام میں ماریا کے ساتھ بھاگ گئی
تھی۔ کیٹی پر ایک لمحے کے لئے خوف سا طاری ہوگیا
یہ لوگ اس کے جانی دشمن تھے اور اسے بڑی آسانی
سے ہلاک کر سکتے تھے۔ وہ بدقسمتی سے اپنی دشمن
مخلوق کے پاس آگئی تھی۔

کیٹی نے گھبرا کر پائپ میں آگے کی طرف تیزی سے
رینگنا شروع کر دیا۔ وہ کسی نہ کسی طرح اس جگہ
سے نکل جانا چاہتی تھی۔ کافی دور پائپ میں رینگتے
رہنے کے بعد کیٹی کو اپنے سر کے اوپر ایک ڈھکنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دکھائی دیا۔ کیٹی نے اندر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ ڈھکن آہستہ آہستہ اوپر اٹھتا چلا گیا۔

کیٹی جلدی سے باہر آگئی۔ اس نے دیکھا کہ سکائی لیپ کے گول پہیئے سے چند گز دور ایک خلائی جہاز کھڑا تھا شاید یہ مرمت کے لئے یا ایٹمی ایندھن لینے وہاں آیا تھا۔ خلائی جہاز درمیان سے اڑن طشتری کی طرح گول تھا۔ اس کے دونوں پہلوؤں پر دو ایٹمی جیٹ انجن لگے تھے اور اوپر ایک خلائی ڈائیل لگا تھا۔ جس پر ایک سے لے کر بارہ تک کے ہندسے بنے ہوئے تھے۔ کیٹی نے اپنے سیارے کے جہاز کو صاف پہچان لیا۔ اس کے سیارے پر اس قسم کے خلائی جہاز چلا کرتے تھے۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے یہ جہاز خالی ہو۔ پھر وہ اسے اغوا کر کے وہاں سے فرار ہو سکتی ہے۔

کیٹی سوراخ میں سے باہر نکل آئی۔

خلائی جہاز اس سے چند گز دور کھڑا تھا۔ کیٹی چھلانگ لگا کر اس جہاز کے گول پلیٹ فارم پر آگئی۔ اس کے اوپر آتے ہی خلائی جہاز کا خطرے کا سائرن چیخ اٹھا۔ کیٹی گھبرا گئی۔ وہ پلیٹ فارم پر ایک طرف کو بھاگی۔ سامنے سے اسے اپنی مخلوق کے چار آدمی



آتے نظر آئے۔ کیٹی پریشان ہو کر پیچھے کو دوڑی اور اس نے واپس سکائی لیپ کے پائپ پر چھلانگ لگا دی۔ وہ ائیر کنڈیشنر کے پائپ میں گھسنے ہی والی تھی کہ اچانک خلائی جہاز کے آگے سے ایک تڑاخے کی آواز کے ساتھ دو فولادی سپرنگ اچھل کر باہر نکلے اور کیٹی کے جسم کے ساتھ لپٹ گئے۔ کیٹی نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی مگر فولاد کے سپرنگ اس کے جسم کے گرد لپٹ گئے تھے اور اس کا جسم ان میں جکڑ گیا تھا کیٹی کو اب اپنے غیبی شیشے کا خیال آیا مگر اب وقت گزر چکا تھا۔ فولادی سپرنگ کیٹی کو جکڑے ہوئے پیچھے لے جانے لگے۔

اور پھر خلائی جہاز کا ایک گول دروازہ کھل گیا اور فولادی سپرنگ کیٹی کو کھینچ کر اندر لے گئے۔ کیٹی ایک اندھیرے پائپ میں سے گزر کر ایک تکونے کمرے میں آگئی۔ سپرنگ ابھی تک اس کے جسم کے گرد چمٹے ہوئے تھے۔

کیٹی کے پاؤں فرش کے ساتھ لگ گئے تھے مگر وہ ابھی تک فولادی سپرنگ کے شکنجے میں تھی۔ سامنے والی دیوار ایک طرف کو ہٹ گئی اور اس کے اندر سے

کیٹی کی اپنی مخلوق کے دو آدمی خلائی سوٹ میں ملبوس نکل کر سامنے آگئے۔ ان کے سینوں پر کیٹی کے سیارے کا مونوگرام چمک رہا تھا۔

انہوں نے کیٹی کی طرف دیکھا اور اسے فوراً پہچان لیا۔ وہ مسکرائے ایک نے کیٹی کے قریب آکر کہا۔

"کیٹی! تم شاید مجھے نہ پہچانو۔ مگر میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ کیونکہ جن چار آدمیوں نے اہرام مصر میں داخل ہوکر تم پر گیس کا بم پھینکا تھا ان میں ایک میں بھی تھا۔"

کیٹی نے کہا

"میں کیٹی نہیں ہوں۔ تمہیں غلطی لگی ہے"

دونوں آدمی ہنس پڑے۔

"کیٹی! گھبراہٹ میں تم بھول گئی ہو کہ تم نے یہ فقرہ ہماری ہی زبان میں ادا کیا ہے۔ جو اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ تم کیٹی ہی ہو"

کیٹی کو اپنی حماقت پر رونا آگیا۔ ان آدمیوں سے کیٹی نے اپنے سیارے کی زبان میں بات کی تھی جس کا جواب قدرتی طور پر کیٹی نے اسی زبان میں دے دیا۔ کیونکہ یہ زبان کیٹی کی مادری زبان تھی۔



ں نے اپنی ہار مانتے ہوئے سر جھکا دیا اور پھر کہا۔

"تم لوگ میرے ساتھ کیا سلوک کرنے والے ہو؟ میں نے ایک انسان کی جان بچانے کے لئے تمہارے لیڈر اوٹانگ کا حکم نہیں مانا تھا۔ یہ کوئی جرم نہیں ہے"

آدمی بولا۔

"تم نے اوٹانگ ہی کا نہیں بلکہ چیف کا حکم نہیں مانا تھا۔ کیونکہ اوٹانگ نے اپنے چیف کی ہدایت پر تمہیں حکم دیا تھا"

رے آدمی نے کہا

"تم نے ایسا جرم کیا ہے جس کی سزا ہمارے سیارے کے قانون کے مطابق موت ہے یہ تم بھی جانتی ہو۔"

پہلا آدمی کہنے لگا۔

"ہم نے تمہیں اسی وقت پہچان لیا تھا۔ جب تم ائرکنڈیشنر کے پائپ سے باہر آئی تھیں۔ ہم انتظار کررہے تھے کہ تم خلائی جہاز پر چھلانگ لگاؤ اور ہم تمہیں اپنے شکنجے میں جکڑ لیں۔ چلو لیڈر اوٹانگ تمہاری راہ دیکھ رہا ہے۔ تمہاری قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دونوں خلائی آدمی کیٹی کے کپڑوں کی تلاشی لینے لگے۔ اس کی چمڑے کی جیکٹ کی جیب میں سے غیبی گول شیشہ نکلا تو وہ آدمی ہنس کر بولا۔

" تمہیں دنیا والوں میں جاکر میک اپ کرنے کی عادت پڑ گئی ہے شاید"

کیٹی نے جلدی سے کہا

" یہ شیشہ میری جیب میں ہی رہنے دو"

دوسرا آدمی کہنے لگا۔

" تمہاری ہر چیز لیڈر اوٹانگ کے حوالے کر دی جائے گی۔ تم ہماری قیدی عورت ہو جس کو موت کی سزا سنائی جا چکی ہے۔

انہوں نے ایک بٹن دبایا۔ فولادی سپرنگ کیٹی کے جسم سے الگ ہو گئے۔ کیٹی کو اسی وقت گرفتار کر کے اس کے ہاتھ سٹیل کی ہتھکڑی میں جکڑ دیئے گئے۔

ایک لفٹ کے ذریعے کیٹی کو خلائی جہاز سے نکال کر سکائی لیب کی خصوصی لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا۔

یہاں لیڈر اوٹانگ پہلے ہی سے کیٹی کے انتظار میں تھا۔ کیٹی نے اسے پہچان لیا۔ اوٹانگ نے کیٹی کو دیکھتے ہی قہقہہ لگا کر کہا



" آخر ہم تمہیں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ کیٹی! تم ہمیں دھوکہ دے کر فرار ہو گئی تھیں۔ مگر اس نے اس وقت فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں ایک نہ ایک دن ضرور گرفتار کر کے ہی دم لوں گا"

کیٹی نے کہا۔

" یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں یہاں پہنچ گئی ورنہ تم اتنی مدت مجھے نہیں پکڑ سکے۔"

اوٹانگ بولا

" کیٹی! تم ہمارے ہی سیارے کی رہنے والی ہو۔ کیا تم بھول گئی ہو کہ ہمارے سیارے کا وقت زمین کے وقت سے مختلف ہے؟ دنیا پر تمہیں ہم سے بھاگے دو صدیاں بیت گئی ہیں۔ مگر یہاں صرف دو برس گزرے ہیں اور دو برس کے اندر اندر ہم نے تمہیں اپنے شکنجے میں جکڑ لیا۔

کیٹی خاموش ہو گئی۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اب زندہ نہیں بچ سکے گی۔ اس کی زندگی اور امید کا آخری سہارا غیبی شیشہ تھا وہ بھی اس سے چھین لیا گیا تھا۔ خلائی سپاہی نے غیبی شیشہ نکال کر اوٹانگ کی طرف بڑھایا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"لیڈا! یہ شیشہ کیٹی کی جیب سے نکلا ہے
اوٹانگ نے گول شیشے کو الٹ پلٹ کر غور سے دیکھا
اور بولا۔

" یہ تو مریخ والوں کا غیبی شیشہ ہے اس سے وہ ہیم ڈاؤن اور ہیم اپ ہوتے ہیں۔

پھر کیٹی کی طرف دیکھ کر بولا۔

" یہ شیشہ تم نے کہاں سے لیا؟"

کیٹی نے کہا

" زمین پر تیسری ایٹمی جنگ کے بعد مریخ والوں کا ایک گروپ اترا تھا۔ یہ شیشہ مجھے وہیں سے ملا تھا اور اسی کی وجہ سے میں یہاں پہنچ گئی ہوں"

اوٹانگ نے غیبی شیشے کو اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا

" اب یہ ہمارے پاس رہے گا"

کیٹی نے جھنجلاتے ہوئے کہا

" اوٹانگ! مجھے مزید اذیت مت دو۔ اگر تم نے مجھے مارنا ہی ہے تو جتنی جلدی ہو سکے میرا کام تمام کر دو۔ میں اس کے لئے تیار ہوں"

اوٹانگ نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا اور بولا

" چیف کو ابھی ابھی میں نے تمہارے بارے



میں بتایا تھا۔ اس نے مجھے حکم دے دیا ہے کہ میں اپنی مرضی کے مطابق تمہیں ہلاک کروں"

کیٹی نے غصے سے کہا

"تو پھر میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ مجھے ہلاک کیوں نہیں کر ڈالتے؟"

اوٹانگ بولا۔

" ہم نے تمہارے لئے ایک ایسی موت تجویز کی ہے جس سے ہمیں بہت فائدہ ہوگا۔ ہم تم پر ایک خطرناک تجربہ کریں گے"

یہ سن کر کیٹی تو کانپ گئی

" کیسا خطرناک تجربہ؟" وہ بڑبڑائی۔

اوٹانگ نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا

" یہ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا"

پھر اس نے سپاہیوں کو حکم دیا

" اس غدار عورت کو لے کر جا کر گارڈ میں بند کر دو"

سپاہی کیٹی کو پکڑ کر کمرے سے لے گئے۔ سکائی لیپ کی ایک عمودی یعنی ٹرین کی طرح سیدھی چلنے والی لفٹ کے ذریعے کیٹی کو سکائی لیپ کی سب سے نچلی اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



آخری منزل میں لے جاکر ایک ایسی خلائی بند کمرے میں قید کر دیا گیا جس میں کوئی روشندان تو کیا کوئی معمولی سا سوراخ تک بھی نہیں تھا۔ دیوار کے ساتھ ایک گدا فرش پر بچھا تھا۔ کیٹی گدے پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی

اس کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اب اسے کوئی بھی موت کے منہ سے نہیں بچا سکتا تھا۔ مگر وہ موت کی بجائے اس بات سے زیادہ پریشان تھی کہ یہ وحشی اور خونخوار اوٹانگ اس پہ کونسا خطرناک تجربہ کرنے والا ہے؟ یہ ضرور کوئی ایسا تجربہ تھا جس میں انسان کی جان جانے کا خطرہ تھا اور چونکہ انہوں نے کیٹی کو مارنا ہی تھا اس لئے پر تجربہ کر رہے تھے کہ اگر وہ مر بھی گئی تو کم از کم تجربہ تو پورا ہو جائے گا۔

خلائی قید میں کیٹی کو پڑے پڑے نہ جانے کتنی دیر گزر گئی تھی۔ وہاں اس چھوٹے سے کمرے میں وقت کا احساس دلانے والی کوئی شئے بھی نہیں تھی۔ کیٹی کو اپنے ماں باپ کا خیال آنے لگا۔ وہ اسی سیارے کے رہنے والے تھے اور اسی سیارے پر اپنا وقت پورا ہونے کے بعد وفات پا گئے تھے۔ کیٹی کا کوئی بھائی یا بہن بھی نہیں تھی۔ وہ چھوٹی تھی کہ اس کے



ماں باپ مر گئے تھے۔

کیٹی کی ایک سرکاری سکول میں پرورش ہوئی تھی۔ خلائی ٹیکنالوجی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسے خلائی مرکز میں ملازمت مل گئی تھی کہ اسے ایک مشن پر زمین پر اہرام مصر کے قریب جانا پڑا جہاں اس نے اپنے لیڈر کے حکم پہ بے گناہ انسانوں کو ہلاک کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ اہرام کے غار میں بند ہو گئی۔ جہاں ایک تابوت میں اس کی ملاقات ماریا سے ہوئی اور ماریا اسے اپنے ساتھ وہاں سے غائب کر کے لے گئی تھی۔

کیٹی کا انجام اس کے سامنے تھا۔ اب اسے یہ فکر تھی کہ لیڈر نے اسے کسی طرح ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ وہ کونسا تجربہ ہے جو وہ اس پر کرنے والا ہے

اچانک سامنے والی دیوار درمیان سے ہٹ گئی۔ ایک پختہ عمر کا انسان ہاتھ میں ایک چمکیلا پیکٹ لئے داخل ہوا۔ یہ آدمی کمزور سا تھا اور لنگڑا کر چل رہا تھا۔ اس نے پیکٹ میں سے بارہ کیپسول نکال کر کیٹی کو دیئے اور کہا

"یہ تمہارے غذائی کیپسول ہیں۔"

دروازے میں ایک سپاہی خلائی پستول لئے کھڑا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



بوڑھے نے سپاہی کی طرف دیکھ کر کہا

"سبز رنگ کی گولیاں میں لیپ میں ہی بھول آیا ہوں۔ قیدی عورت کو تجربے تک زندہ رکھنے کے لئے ان گولیوں کی ضرورت ہے۔ تم جاکر سبز گولیاں لے آؤ"

سپاہی خاموشی سے چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی بوڑھا کیٹی کے قریب آگیا آہستہ سے بڑی راز داری کے ساتھ بولا۔

"بیٹی! تم نے مجھے نہیں پہچانا۔ مگر میں تمہار باپ کا دوست ہوں۔ میں تمہارے گھر آیا کرتا

کیٹی نے اپنے ہمدرد کو سامنے دیکھا تو بولی۔

"بابا! مجھے یہاں سے نکالو"

بوڑھا کہنے لگا۔

"یہ بڑا مشکل کام ہے۔ مگر میں پوری کوش کروں گا"

کیٹی نے کہا

"لیڈر مجھ پر کس قسم کا تجربہ کرنا چاہتا ہے؟"

بوڑھے نے کہا

"بیٹی! یہاں کچھ عرصے سے ایک بھیانک

پھیلی ہوئی ہے۔ اس بیماری کے جراثیم جس آدمی کے خون میں داخل ہو جاتے ہیں اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اس کی ناک لمبی ہو کر آگے سے مڑ کر ٹھوڑی کے ساتھ آکر لگ جاتی ہے اور ٹھوڑی لمبی ہو کر اوپر کو اٹھ جاتی ہے اس کے بعد سارے جسم میں سوراخ ہونے لگتے ہیں اور بیمار کا سارا جسم چھلنی ہو جاتا ہے اور وہ مر جاتا ہے ایک سال میں ہزاروں آدمی مر گئے ہیں۔ لیڈر تمہارے جسم میں اس بیماری کے جراثیم داخل کر کے تمہارے خون سے اس بیماری کے علاج کے انجکشن بنانا چاہتا ہے۔ تمہارے جسم میں آج رات اس بیماری کے بہت سے جراثیم داخل کئے جائیں گے۔ جب تمہاری ناک لمبی ہو جائے گی اور تمہاری ٹھوڑی لمبوتری ہو کر اوپر کو اٹھ جائے گی اور تمہارے جسم میں سوراخ نمودار ہونے لگیں گے تو پھر تمہارے جسم سے سارا خون نکال کر اس کے انجکشن بنا لئے جائیں گے"

کیٹی نے خوفزدہ نگاہوں سے تکتے ہوئے کہا

"کیا میں زندہ رہ سکوں گی؟"

"نہیں —" بوڑھے نے کہا۔ "کیونکہ اس سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پہلے نہیں ایسے آدمیوں پر اس قسم کے تجربے کئے گئے تھے اور وہ تینوں مر گئے کیونکہ سوراخ نمودار ہوتے ہی ان کا خون جم گیا تھا۔ لیڈر تمہارے تجربے میں یہ کوشش کرے گا کہ تمہارا خون جمنے نہ پائے۔ مگر اس کے بعد بھی تم زندہ نہیں رہو گی۔ کیونکہ تمہارا جسم چھلنی ہو چکا ہو گا؛

کیٹی پر تو وحشت سی چھا گئی۔ وہ اس قسم کی موت کے لئے تیار نہیں تھی۔ اس نے کہا۔

"بابا! مجھے ان لوگوں سے بچا لو"

بوڑھا بولا۔

"میں پوری کوشش کروں گا بیٹی! مگر یہ لوگ بڑے ظالم ہیں۔ انہوں نے حفاظتی انتظام اتنے سخت کر رکھے ہیں کہ تمہیں یہاں سے نکال کر کسی دوسری جگہ پہنچانا ناممکن لگتا ہے۔ پھر بھی میں کوشش ضرور کروں گا"

اتنے میں سپاہی سبز گولیوں کا پیکٹ لے کر آ گیا۔

بوڑھے نے گولیوں کا پیکٹ کیٹی کو دیا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں پھر آنے کا اشارہ کر کے چلا گیا۔ کیٹی تو سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ اس پر قیامت ٹوٹنے والی تھی۔ وہ سوچ میں پڑ گئی کہ موت سے کس طرح بچا جائے۔ ابھی بیس



منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ چار سپاہی سٹریچر لے کر آ گئے۔ انہوں نے کیٹی کو اٹھا کر سٹریچر پر لٹا کر نائیلون کی رسی سے جکڑ دیا اور باہر لے گئے۔

کیٹی کو ایک خلائی لیبارٹری کے آپریشن روم میں پہنچا دیا گیا۔ یہاں چھت سے روشنیوں کی آبشار اس پر گر رہی تھی۔ چھ سات خلائی ڈاکٹر آپریشن ٹیبل کے اردگرد کھڑے تھے۔ سرجری کے چاقو چھریاں اور سرنج ایک ٹرے میں پڑے تھے۔ کیٹی کو آپریشن ٹیبل پر لٹا کر جکڑ دیا گیا۔

لیڈر بھی وہاں موجود تھا۔ ڈاکٹروں نے منہ پر سفید پٹیاں باندھ رکھی تھیں۔ انہوں نے چاقو چھریاں نکال لیں ایک بوتل لا کر کیٹی کے سٹریچر کے پاس رکھ دی گئی۔ اس بوتل میں مہلک بیماری کے جراثیم بند تھے۔ ان جراثیموں کو کیٹی کے جسم میں داخل کیا جانے والا تھا۔

کیٹی سخت ناامیدی کی حالت میں لیڈر سے رحم کی درخواست کرنے لگی۔ لیڈر نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اپنے کام میں مصروف تھا۔ اس نے ایک ڈاکٹر کی مدد سے کیٹی کے بازو پر سے کپڑا ہٹایا اور سرنج میں جراثیم بھر کر انجکشن لگانے کی تیاری پوری کر لی۔

کیٹی کو اس مایوسی کے عالم میں اپنے لاہور والے جن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



دوست کا خیال آگیا جو اسے انٹرکونٹی نینٹل ہوٹل کے پیچھے والے کنوئیں میں ملا تھا۔

کیٹی حیران ہوئی کہ اسے پہلے اس کا خیال کیوں نہ آیا۔ اب صرف اسے اپنے جن دوست کا خیال ذہن میں بٹھا کر چٹکی بجانی تھی۔ کیٹی کی کلائی بندھی ہوئی تھی مگر وہ انگلیاں ہلا سکتی تھی اور چٹکی بجا سکتی تھی۔ کیٹی اس وقت ہر قسم کا خطرہ مول لینے پر تیار تھی۔ یہ اس کی زندگی اور موت کا سوال تھا۔

کیٹی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جن دوست کا خیال کیا اور چٹکی بجادی۔ لیڈر اور دوسرے خلائی سرجن کیٹی کو ٹیکہ لگانے کے لئے آگے بڑھے تو اچانک دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے کیونکہ سٹریچر پر کیٹی کی جگہ ایک لمبا تڑنگا آدمی لیٹا تھا جس کی ٹانگیں سامنے والی دیوار کو چھو رہی تھیں۔ یہ آدمی نائیلون کی رسیاں تڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور بولا۔

"کیا انجکشن لگا رہے ہو تم لوگ"

ایک ڈاکٹر نے اس پر خلائی پستول کا فائر کر دیا۔ مگر لمبے آدمی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس لئے کہ یہ کیٹی کا جن دوست تھا جو کیٹی کو غائب کر کے اس کی جگہ پر خود آ گیا تھا۔ جن دوست نے اس خلائی سرجن کی گردن پکڑ کر اوپر کو



اچھال دیا جس نے فائر کیا تھا۔ سرجن کا سر چھت سے ٹکراتے ہی پاش پاش ہوگیا۔

جن دوست نے لیڈر سے کہا

"یہ بک بک بند کرو اوئے"

اور غائب ہوگیا۔ لیڈر اور دوسرے خلائی سرجن حیرت کی تصویر بنے تکتے ہی رہ گئے۔ پھر لیڈر نے چیخ کر حکم دیا۔

"کیٹی کو تلاش کرو۔ وہ اسی سکائی لیب میں کہیں غائب ہوئی ہے"

سکائی میں جگہ جگہ کیٹی کی تلاش شروع ہوگئی۔ مگر کیٹی سکائی لیب میں نہیں تھی۔ کیٹی کا سیارہ سکائی لیب سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا۔ کیٹی وہاں پہنچ چکی تھی۔ اس کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے سیارے کے ایک سیاہ پہاڑ کے دامن میں گھاس پر پڑی ہے اور قریب ہی پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ بہہ رہا ہے۔ چاروں طرف رات اندھیرا ہے پہاڑ کے اوپر زرد رنگ کا آدھا چاند نکلا ہوا ہے جس کی دھندلی روشنی ایک دھند کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔

کیٹی نے اس جنگل کو پہچان لیا وہ انہی پہاڑیوں میں کھیل کود کر بڑی ہوئی تھی۔ یہ اس کا، لیڈر اور اس کے چیف کا سیارہ بھی تھا۔ کیٹی کا خیال تھا کہ جن دوست

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



اسے غائب کر کے زمین پر یا کسی دوسرے سیارے پہنچا
دے گا مگر یہ دیکھ کر اسے سخت ناامیدی ہوئی کہ وہ
اگرچہ سکائی لیپ والی موت کے منہ سے نکل آئی تھی مگر
ابھی تک دشمنوں کے سیارے پر ہی تھی۔

اس نے غصّے سے کہا

"تم کیسے جن دوست ہو۔ مجھے پھر اسی سیارے
پر لا کر ڈال دیا"

اسے جن دوست کی آواز سنائی دی۔

"کیا شور مچا رہی ہو تم۔ میں تمہارے لیے
یہی کر سکتا تھا۔ اب خود یہاں سے نکلو۔ اب چٹکی
بجا کر مجھے پریشان کیا تو میں تمہیں پھر سکائی لیپ
میں پہنچا دوں گا"

کیٹی نے چلا کر کہا

"تم میرے دوست نہیں میرے دشمن
ہو۔ جہنم میں جاؤ تم"

جن دوست کی آواز آئی۔

"جا رہا ہوں۔ شور نہ مچاؤ"

کیٹی کو رونا آ گیا۔ اس نے جن دوست کو بہت
آوازیں دیں مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اس
ے تکلیف وہ مذاق کر کے جا چکا تھا۔

کیٹی نے اپنے حوصلے اور ہمت کو سمیٹا اور فیصلہ کیا کہ
اب وہ حالات کا خود ہی مقابلہ کرے گی اس نے دل
ہی دل میں اپنے دوست کا اس لئے شکریہ ادا کیا کہ
کم از کم اس نے موت کے منہ سے اسے نکال دیا تھا۔

کیٹی نے پہاڑ کی طرف دیکھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس
پہاڑ کی دوسری طرف اس کے سیارے کا شہر ہے جہاں
ایک باغیچے میں اس کا گھر ہوا کرتا تھا۔ اسی گھر میں وہ
پیدا ہوئی تھی۔

کیٹی نے سوچا کہ اس جنگل میں اسے تلاش کیا جا
سکتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ خلائی شہر میں جا کر
کسی جگہ چھپ کر یہاں سے فرار ہونے کے طریقوں پر غور
کیا جائے۔ کیٹی اٹھ کھڑی ہوئی اور پہاڑ کی طرف چلنے لگی۔
وہ پہاڑ کے ایک اندھیرے درے میں سے گزر کر
خلائی شہر کے قریب آ گئی۔ اس شہر کے مکان گول گنبدوں
کی شکل میں بنے ہوئے تھے۔ کسی کسی مکان میں روشنی
ہو رہی تھی۔ باقی سارے شہر پر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔
کیٹی ایک سنسان بازار میں سے گزر رہی تھی کہ اس
نے ایک سپاہی کو دیکھا جس کی ڈیوٹی رات کی گشت پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



تھی مگر وہ ایک باغیچے میں سو رہا تھا۔ کیٹی اس کے قریب آگئی۔ سپاہی کی خلائی گن اس کی پیٹی میں لگی تھی۔ کیٹی کو اس خلائی گن کی سخت ضرورت تھی اس نے بڑی احتیاط سے اس سپاہی کی پیٹی میں سے خلائی گن نکال لی اور تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔

اس نے دور سے دیکھا کہ اس کے مکان میں روشنی ہو رہی تھی۔

کیٹی دبے پاؤں اپنے مکان کی پچھلی کھڑکی کے پاس آگئی اس نے جھانک کر اندر دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کرخت چہرے والا آدمی ریڈیو ٹرانسمیٹر پر بول رہا تھا۔

چیف! میں نے شہر میں آدمی دوڑا دیئے ہیں۔ صبح ہونے سے پہلے کیٹی کو گرفتار کر لیا جائے گا۔"

کیٹی وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

اب وہ شہر کے باہر کی ایک بستی میں آگئی۔ اس بستی میں عام طور پر ان قیدیوں کو رکھا جاتا تھا کہ جو دوسرے سیاروں سے پکڑ کر لائے گئے تھے اور جن سے زبردست مشقت لی جاتی تھی۔ اس بستی کے اردگرد فولاد کی ایک دیوار بنی ہوئی تھی جس میں جگہ جگہ داخل ہونے کے گول سوراخ بنے تھے۔



یہاں اندھیرا چھایا تھا۔ گول سوراخوں پر بھی کوئی پہرے دار نہیں تھا۔ لگتا تھا کہ یہ جگہ قیدی نہ ہونے کی وجہ سے ویران پڑی ہے۔ کیٹی نے سوچا کہ اسے چاہیئے کہ اس ویران بستی میں کسی جگہ جا کر چھپ جائے اور اگلا پروگرام بنائے۔ کیٹی فولادی دیوار کے سوراخ میں سے اندر داخل ہو گئی۔ اس چھوٹی سی بستی میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر تنگ و تاریک کوٹھڑیاں سی بنی تھیں۔

کسی کوٹھڑی میں روشنی نہیں ہو رہی تھی۔ گھپ اندھیرا تھا۔ کیٹی آگے بڑھی۔ اسے یقین ہو گیا کہ قیدیوں کی بستی ویران پڑی ہے اور آجکل یہاں کوئی قیدی نہیں ہے وہ تاریک گول کوٹھڑیوں کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ کسی جگہ کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ کوئی گشت کرتا پہرے دار بھی نہیں تھا۔

بستی کے آخری کنارے پر کیٹی نے چاند کی مدھم روشنی میں ایک لمبوترا گیراج سا بنا ہوا دیکھا۔ اس کی چھت ڈھلانی تھی اور زمین سے دو فٹ اونچا تھا۔ یہ ایک لمبی فوجی بارک کی طرح کا کمرہ تھا جو دو فٹ اونچے چبان پر بنایا تھا۔ اس کا دروازہ بند تھا۔ کیٹی اس میں چھپنے کا خیال لے کر دروازے کے قریب آئی تو اسے اندر سے انسانوں کے کراہنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ اپنی جگہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



پر ساکت ہو کر رہ گئی۔ یہ اس کے اندر کون لوگ ہیں؟ یہ کراہ کیوں رہے ہیں؟

کیٹی کچھ نہ سمجھ سکی۔ وہ ابھی وہیں کھڑی تھی کہ اسے اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ کیٹی جلدی سے ایک طرف ہٹ گئی۔ مگر اس عرصے میں ایک آدمی اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔ کیٹی اب بھاگ نہیں سکتی تھی۔ اس نے خلائی پستول اس آدمی پر تان دی۔

"خبردار! اگر ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو میں فائر کر دوں گی"

کیٹی نے اپنے سیارے کی زبان میں کہا وہ آدمی بولا۔

"میں تمہارا دشمن نہیں ہوں"

کیٹی نے دیکھا کہ آنے والا شخص ایک چوڑے شانوں والا خوش شکل جوان تھا۔ اگرچہ مصیبتوں کی وجہ سے اس کا چہرہ کمزور ہو رہا تھا اور شیو بڑھی ہوئی تھی۔ یہ جوان کیٹی کو اس سیارے کا آدمی نہیں لگتا تھا۔ کیٹی اس کے قریب آ گئی اس جوان کے ہاتھوں میں ایک المونیم کا تسلا تھا جس میں سے ہلکی ہلکی بھاپ اٹھ رہی تھی۔ کیٹی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"پھر تم کون ہو؟"



اس جوان نے کہا

"اگر تم یہاں پہرے پر ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میرا نام کمپال ہے اور میں زمین کے سیارے کا رہنے والا ہوں اور یہاں ایک قیدی کی زندگی بسر کر رہا ہوں"

کیٹی کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اس نے بے اختیار کہا۔

"کیا۔ کیا تم نظام شمسی کے سیارہ زمین کے رہنے والے ہو؟"

کمپال نے تعجب سے کیٹی کو دیکھا اور کہا

"کیا تمہیں معلوم نہیں؟ تم کون ہو؟ شکل سے تم اسی سیارے کی لڑکی لگتی ہو"

اب کیٹی نے زمین کی انگریزی زبان میں اس سے کہا

"کمپال! میں اگرچہ اسی سیارے کی رہنے والی ہوں مگر میں نے اپنی زندگی کا لمبا عرصہ تمہاری زمین پر گزارا ہے اور یہ لوگ میرے دشمن ہیں۔ خیر یہ باتیں تم سے بعد میں کروں گی پہلے یہ بتاؤ کہ تم یہ تسلا کس لئے لے جا رہے ہو۔ اور اندر یہ کون ہیں جو کراہ رہے ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کمپال نے کہا

" یہ اس سیارے کی ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہیں ان کے جسموں میں سوراخ ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں ان کی خدمت کرتا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ جب تک یہ زندہ ہیں انہیں جڑی بوٹیوں کا سوپ پلاتا رہوں۔ تمہارا نام کیا ہے؟ اور اس سیارے کی مخلوق تمہاری دشمن کیوں ہے؟

کیٹی نے کہا

" میرا نام کیٹی ہے مگر تم یہاں کیسے آگئے؟

کمپال بولا۔

" یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ میں بدقسمتی سے دنیا کی تیسری ایٹمی جنگ کے بعد ملک برازیل کے ایک پہاڑی علاقے میں نکل آیا۔ وہاں مریخ والوں نے مجھے گرفتار کر کے اس سیارے کے قریب سے گزرتے ہوئے یہاں پھینک دیا۔ ان لوگوں نے مجھے پکڑ کر یہاں قید کر دیا۔ میں نہ جانے کتنے عرصے سے یہاں قید ہوں، میرے ساتھ اندر چلو۔ مریض میری راہ دیکھ رہے ہوں گے۔



کمپال نے کیٹی کو ساتھ لیا اور وہ دروازہ کھول کر بارک میں داخل ہو گئے۔ بارک کے اندر چھوٹا سا بلب جل رہا تھا۔ اس کی دھیمی روشنی میں کیٹی نے کئی ایک مریض بیمار لوگوں کو دیکھا کہ پھٹے پرانے کپڑوں میں لپٹے فرش پر ادھر ادھر پڑے کراہ رہے تھے۔ ان کی زرد آنکھیں مردہ لگ رہی تھیں ان کے ناک پتلے ہو کر آگے سے نیچے کو مڑ کر ان کی گردنوں تک پہنچ گئے تھے اور ٹھوڑیاں اوپر کو اٹھ کر ناک کے کوہان کو چھو رہی تھیں۔

کمپال نے کیٹی کو بتایا کہ ان میں سے بہت سوں کے جسموں میں سوراخ نمودار ہو گئے ہیں۔ کمپال اور کیٹی نے پیالوں میں گرم سوپ ڈال کر ان مریضوں کو دیا۔ یہ بدنصیب بیمار نیم مردہ لوگ کراہتے ہوئے آہستہ آہستہ سوپ پینے لگے۔

اب کیٹی نے کمپال کو بتایا کہ سیارے کا لیڈر اس پر خوفناک تجربہ کرنے والا تھا کہ وہ ان کی لیبارٹری سے فرار ہو کر یہاں آگئی ہے۔ کمپال نے تعجب سے پوچھا

" تم سکائی لیب سے یہاں کیسے پہنچ گئی؟"

کیٹی نے اسے اپنے جن دوست کے بارے میں بتانا مناسب نہ سمجھا اور کہا

" بس کسی نہ کسی طرح پہنچ گئی ہوں۔ ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



ہمدرد بوڑھے ملازم نے میری مدد کی تھی۔ وہ کبھی میرے باپ کا دوست رہ چکا ہے،،

کمپال نے آہ بھر کر کہا

"کسی کی ہمدردی ہمیں اس جہنم سے نہیں نکال سکتی۔ میں نے شروع شروع میں فرار ہونے کی دو چار کوششیں کی تھیں۔ پھر دیکھا کہ یہاں سے نکلنا ناممکن ہے۔ اب میں نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا ہے اور یہاں قید ہوں۔ ان بیمار لوگوں کی خدمت کرتا رہتا ہوں،،

کیٹی نے کمپال سے پوچھا

"یہاں پہاڑیوں میں ایک خلائی ائر پورٹ ہوا کرتا تھا کیا اب بھی یہ ائر پورٹ اسی جگہ پر ہے؟ کیونکہ مجھے یہاں سے نکلے کافی دیر ہوگئی ہے؟"

کمپال نے کہا

"جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے۔ یہ خلائی ائر پورٹ اسی جگہ پہاڑیوں میں ہی ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"

کیٹی کہنے لگی۔

"کمپال! یہ مت بھولو کہ ہمیں ہر حالت میں اس سیارے سے فرار ہونا ہے۔ کم از کم میں یہاں



نہیں رہ سکتی۔ یہ لوگ میری جان کے دشمن ہیں اور میری تلاش میں ہیں،،

کمپال خاموش ہو گیا۔ پھر کہنے لگا

"کیٹی بہن! میں ان بیمار لوگوں کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا ان کو میری ضرورت ہے۔ ان کی خدمت میرا فرض ہے ہاں اگر تمہارے فرار میں، میں کچھ مدد کر سکا تو مجھے خوشی ہوگی،،

وہ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ باہر ایک خلائی گاڑی آ کر رکی۔ کیٹی نے گھبرا کر کہا

"وہ لوگ آ گئے ہیں،،

کمپال نے جلدی سے اٹھ کر دروازے کی درز میں سے باہر دیکھا۔ اسے چاند کی روشنی میں خلائی گاڑی میں سے چھ سات سپاہی خلائی گنیں لئے اترتے نظر آئے۔ وہ تیزی سے بیماروں کی بارک کی طرف آ رہے تھے۔ کمپال نے کہا۔

سپاہی شاید تمہاری تلاش میں ہی آئے ہیں جلدی سے ان بیمار لوگوں میں چادر لے کر بیٹھ جاؤ۔ جلدی کرو،،

کیٹی بجلی کی تیزی سے بیمار لوگوں کے درمیان جا کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



چادر اوڑھ کر بیٹھ گئی ۔ اس نے چادر اپنے سر کے اوپر ڈال لی اور آہستہ آہستہ کراہنے لگی ۔ وہ اس طرح بیٹھی تھی کہ اوٹ میں ہو گئی تھی ۔

دروازہ ایک دم کھل گیا ۔ سات سپاہی خلائی گنیں لئے دھڑ دھڑاتے اندر آ گئے ۔ ان کا کمانڈر آگے آگے تھا ۔ کمانڈر نے کمپال کو دھکا دے کر پرے ہٹایا اور گرجدار آواز میں بولا

" یہاں ایک عورت فرار ہو کر آ گئی ہے ۔ کہاں ہے وہ ؟"

کمپال نے کہا

" جناب ! یہاں تو سب بیمار اور مریض لوگ ہیں یہاں باہر سے کوئی عورت نہیں آئی "

کمانڈر نے حکم دیا

" کیٹی کو ان میں تلاش کرو "

کمپال نے فوراً کہا

" سر ! میں آپ کو خبردار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ ان لوگوں کو چھوت کی بیماری ہے اگر کسی نے انہیں ہاتھ لگایا یا ان کے زیادہ قریب گیا تو اسے بھی یہ بیماری لگ سکتی ہے "



یہ سنتے ہی کمانڈر دو قدم پیچھے ہو گیا ۔ سپاہی بھی پیچھے ہٹ گئے ۔ کمانڈر نے کہا

" ٹھیک ہے واپس چلو ۔ یہاں کیٹی نہیں ہو سکتی "

سب سے پہلے کمانڈر باہر گیا ۔ اس کے ساتھ ہی باقی سپاہی بھی بارک سے نکل گئے ۔ ان کے جانے کے بعد کمپال نے دروازہ بند کر دیا ۔ کیٹی تیزی سے چادر پھینک کر کمپال کے پاس آ گئی ۔ اس نے گھبراہٹ کے ساتھ پوچھا ۔

" کیا یہ بیماری چھوت کی بیماری ہے کمپال ؟

کمپال نے مسکرا کر کہا

" نہیں ۔ یہ وائرس کی بیماری ہے ۔ چھوت کی بیماری نہیں ہے ۔ تم بے فکر رہو "

کیٹی کہنے لگی ۔

" اب سپاہی ادھر نہیں آئیں گے ۔ مگر مجھے بہت یہاں سے فرار ہونے کا منصوبہ بنانا ہوگا ۔ میں زیادہ دیر ان لوگوں کی نگاہوں سے نہیں چھپ سکتی "

کمپال کہنے لگا ۔

" میری جھونپڑی میں آ جاؤ ۔ وہاں چل کر غور کرتے ہیں "

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کمپال کی جھونپڑی وہاں سے چند قدموں کے فاصلے پر تھی۔ کیٹی وہاں آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔ روشنی گل کر دی گئی تھی۔ کمپال نے کہا

" تمہارے فرار ہونے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ کسی طرح تمہیں چھوٹا سا خلائی جہاز مل جائے اس کے سوا اس سیارے سے فرار ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے"

کیٹی سوچنے لگی۔ کمپال خود ہی بولا۔

" مگر خلائی جہاز کو اغوا کرنا بڑی مشکل بات ہے خلائی ائرپورٹ پر بڑا سخت پہرہ ہوتا ہے۔ کوئی چڑیا بھی وہاں پر نہیں مار سکتی"

کیٹی گہری سوچ سے بیدار ہوتے ہوئے بولی

" میں جانتی ہوں۔ میں ان لوگوں کی کمزوریوں کو بھی جانتی ہوں۔ اس کے باوجود مجھے جان کا خطرہ مول لے کر خلائی جہاز کو اغوار کرنا پڑے گا"

کمپال نے آہستہ سے کہا

" کیٹی بہن! ایک خیال میرے ذہن میں آیا ہے"

کیٹی کے پوچھنے پر کہ کیا خیال اس کے ذہن میں



آیا ہے۔ کمپال بولا

" ائرپورٹ سے ایک فرلانگ دور پہاڑی کے اوپر ان لوگوں کی ایک چھوٹی خلائی شٹل ہے۔ جو ہفتے میں ایک دن خلا میں سروے کرنے جاتی ہے اس میں ایندھن وغیرہ ہر وقت بھرا رہتا ہے اگر کسی طرح اس خلائی شٹل کو اغوا کر سکو تو یہاں سے فرار ہو سکتی ہو"

کیٹی کی آنکھوں میں امید کی کرن چمکی۔ اس نے چونک کر کہا

" کیا اس خلائی شٹل پر ہر وقت سیکورٹی گارڈ کا پہرہ ہوتا ہے؟"

کمپال کہنے لگا:

" ظاہر ہے وہاں اتنا کڑا پہرہ نہیں ہو گا۔ جس قدر کہ ائرپورٹ پر ہوتا ہے مگر پہرہ ضرور ہوتا ہے۔

کیٹی نے کہا

" مجھے اس خلائی شٹل کو اغوا کرنے کا خطرہ ہر حالت میں مول لینا ہو گا۔ یہی میری زندگی کی آخری امید ہے"

پھر اس نے کمپال کی طرف دیکھ کر کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



"اس کے لئے مجھے اپنا بھیس بدلنا ہوگا"

"تم کس کا بھیس بدلو گی؟" کمپال نے پوچھا

کیٹی غور کرنے لگی۔ کچھ دیر خاموش رہ کر بولی۔

"خلائی جہازوں کے خلائی مکینک ہوتے ہیں جن کا لباس نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ مکینک خلائی جہاز کے انجن کی چیکنگ کرنے پر لگائے جاتے ہیں۔ اور یہ مرد ہوتے ہیں اگر کسی طریقے سے تم مجھے ان کے سٹور سے کسی مکینک کی نیلی وردی لاکر دے دو تو میں مرد مکینک کا بھیس بدل کر خلائی شٹل میں داخل ہونے کی کوشش کر سکتی ہوں"

کمپال بولا

"خلائی سٹور میں داخل ہونا مشکل ہے پھر بھی میں تمہارے لئے نیلی وردی لانے کی کوشش کروں گا"

اسی طرح رات گزر گئی۔ دوسرے دن کمپال نے کیٹی کو اپنی جھونپڑی میں ہی چھپی رہنے کی تاکید کی اور خود خلائی مکینک کی نیلی وردی لینے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ وہ شام کو واپس آیا۔ کیٹی بڑی بے تابی سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔ کمپال کے ساتھ میں پلاسٹک کا لفافہ تھا۔ اس میں خلائی مکینک کی نیلی وردی تھی۔ کمپال نے کہا



"میں سٹور میں داخل نہیں ہو سکا۔ مگر میں نے شہر میں اپنے ایک خاص آدمی سے یہ وردی تیار کروائی ہے۔ یہ تمہیں پوری آئے گی۔ اسے پہن کر دیکھو"

کیٹی نے وردی پہنی تو اسے پوری تھی۔ شام تک کیٹی نے اپنا حلیہ مردانہ بنا لیا۔ سر پر نیلی ٹوپی رکھ لی۔ بالوں کو لپیٹ کر ٹوپی کے اندر کر دیا۔ کمر میں پیٹی کے ساتھ کچھ خلائی اوزار بھی لٹکا لئے اور خلائی شٹل کی طرف روانہ ہونے کے لئے اندھیرا ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

جونہی شام کا اندھیرا رات کے اندھیرے میں گم ہوا کیٹی نے کمپال سے اجازت لی اور خلائی شٹل والی پہاڑی کی طرف چل پڑی۔ وہ ان سارے راستوں سے واقف تھی۔ اگرچہ وہ خلائی مکینک کے لباس میں تھی مگر قریب سے دیکھنے پر پہچانی جا سکتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے فرار کے بعد اس کی تصویریں سب پہرے داروں کو پہنچا دی گئی ہوں گی۔ لیکن پھر بھی کیٹی کو ہر حالت میں یہ خطرہ مول لینا ہی تھا چاند ابھی پہاڑی کے پیچھے سے طلوع نہیں ہوا تھا۔ اندھیرا کافی گہرا تھا۔ وہ خلائی ائیرپورٹ کا ایک چکر کاٹ کر اس پہاڑی کے سامنے آ گئی جس کے اوپر خلائی شٹل موجود تھی۔ خلائی شٹل کے اوپر والے گلاب کی نیلی روشنی جل رہی تھی۔ کیٹی پہاڑی پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



چڑھنے لگی

جب خلائی شٹل کے قریب پہنچی تو اس نے دیکھا کہ فولاد کا ایک جنگلا لگا ہے جس کے اندر خلائی شٹل اپنے پیڈ پر کھڑی ہے۔ جنگلے کے باہر دو پہرے دار سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں خلائی گنیں تھیں۔ کیٹی کے دل میں خیال آیا کہ وہ کیوں نہ خلائی گن سے فائر کر کے ان دونوں کو موت کی نیند سلا دے؟

لیکن اس نے خلائی شٹل میں کچھ سپاہی کو داخل ہوتے دیکھا. اس کا مطلب تھا کہ خلائی شٹل کے اندر بھی سپاہی موجود تھے. اگر وہ ان دو پہرے داروں کو ہلاک کر دیتی ہے تو اندر والے سپاہی ہوشیار ہو جائیں گے اور ائرپورٹ کی سیکورٹی کو سگنل کر دیں گے اور وہاں سے سپاہیوں کا دستہ یہاں پہنچ جائے گا اور پھر کیٹی کے لیے شٹل اغوا کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔

کیٹی نے سوچا کہ اسے خلائی مکینک کی شکل میں ہی اندر جانا چاہیے اس کا دل دھڑکنے لگا۔ جنگلے کے قریب پہنچ کر کیٹی نے مرد خلائی مکینک کی طرح ایک خاص طرح سے سیٹی بجانی شروع کر دی یہ دھن اسے معلوم تھی جو خلائی مکینک اکثر بجایا کرتے ہیں. دونوں پہرے داروں نے خلائی مکینک کی دھن سنی تو چونک کر دیکھا۔ انہیں اندھیرے میں ایک نیلی وردی والا مکینک اپنی



طرف آتا دکھائی دیا۔ ایک پہرے دار نے کہا

"یہ کم بخت اس وقت کہاں سے آگیا ہے؟"

اگرچہ کیٹی موت کے منہ میں جا رہی تھی مگر اس نے اپنے حواس برقرار رکھے تھے وہ بڑی بے نیازی سے منہ سے سیٹی بجاتی پہرے داروں کے پاس پہنچی اور ان سے اجازت لئے بغیر اندر جانے لگی تو ایک پہرے دار نے روک کر کہا۔

"اندر کیا کرنے جا رہے ہو؟"

کیٹی نے مردانہ آواز میں ذرا سا ڈانٹ کر کہا

"میں چیف کے حکم پر شٹل کے انجن کی فائینل چیکنگ کیلئے آیا ہوں۔ تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے؟"

دوسرا پہرے دار بولا۔

"یہ ہماری ڈیوٹی ہے"

کیٹی نے غصّے سے کہا

"میں آج ہی چیف سے تمہاری شکایت کروں گا کیا نام ہے تمہارا؟ جلدی بتاؤ"

دونوں پہرے دار ڈر گئے کیونکہ چیف بڑا سخت تھا۔ اور خلائی مکینکوں پر بے حد اعتبار کرتا تھا پہرے دار اندھیرے میں کیٹی کی شکل نہ پہچان سکے انہوں نے اسے اندر داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ کیٹی سیٹی بجاتی۔ گنگناتی جنگلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK



کے دروازے میں سے گزر کر خلائی شٹل کی طرف بڑھی۔ خلائی شٹل اپنے پیڈ پر خاموش کھڑی تھی اس کا نوکیلا منہ اوپر کی طرف تھا اوپر لگے گلوب کی نیلی روشنی جگمگا رہی تھی۔

خلائی شٹل میں سیڑھی لگی تھی۔ سیڑھی پر دو سپاہی دروازے سے اترتے نظر آئے۔ کیٹی کا دل ایک بار زور سے دھڑکا۔ وہ یہاں بھی پکڑی جا سکتی تھی۔ مگر وہ بڑی بہادری اور حوصلے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ جب وہ خلائی شٹل کی سیڑھیوں کے پاس آئی تو ایک سپاہی نے جھلا کر کہا

"تم رات کے وقت کیا کرنے آ گئے ہو؟

کیٹی نے اعتماد کے ساتھ مردانہ آواز میں کہا

"چیف کے حکم سے شٹل انجن کی چیکنگ کرنے آیا ہوں"

دوسرا سپاہی بولا

"اپنا شناختی کارڈ دکھاؤ"

مگر کیٹی کے پاس شناختی کارڈ نہیں تھا۔

آگے کیا ہوا۔ جاننے کے لئے اگلی قسط نمبر ۱۱۶ پڑھیے

# میرے نام

میرے پیارے انکل اے حمید

السلام علیکم۔ میں نے آپ کی لکھی ہوئی قسط وار کہانی غیبی شیشہ اور ماتا دیوی کا گدھ پڑھیں۔ بے حد پسند آئیں۔

انکل آپ نے یہ قسط وار کہانی بہت ہی لمبی لکھی ہے۔ جس کی اب تک ایک سو دس قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ابھی مزید آپ ہمارے لیے لکھ رہے ہیں۔ یہ تو آپ کی ذہانت ہے کہ آپ نے بچوں کے لیے اتنی دلچسپ، حیرت انگیز اور طویل داستان محنت اور لگن کے ساتھ لکھنے کی سعادت حاصل کی۔ دعا ہے کہ آپ عنبر ناگ ماریا کی کہانیاں ہمارے لیے اسی محبت اور لگن کے ساتھ لکھتے رہیں۔ آپ عنبر ہوشیار کی ایک بڑی تصویر بھیجیے۔

خدا حافظ عمران احمد خان نیازی۔ گورنمنٹ ہائی سکول۔ بھکر

پیارے سے پیارے انکل

السلام علیکم۔ انکل ابھی ابھی آپ کا خط ملا پڑھا ایمان سے انکل بڑی خوشی ہوئی آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ انکل سچ میں تو امید ہو گئی تھی کافی دن ہو گئے تھے آپ کا جواب نہیں آیا تو ہم نے سوچا اب ہم بھی نہیں لکھیں گے۔ ناول تو خیر ہم چھوڑ نہیں سکتے خط نہیں لکھیں گے۔ ابھی آپ کا خط ملا تو واقعی بہت ہی خوشی ہوئی۔ باقی میں آپ کے لئے ضرور ناول پڑھ کر سناؤں گی آپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے مجھے دعا دی کہ تم ضرور کامیاب ہو گی۔ شکریہ انکل بہت بہت
ابھی ابھی میں نے ماتا دیوی کا گدھ پڑھا بہت پسند آیا
اس ماہ کے دونوں ناول بڑے اچھے تھے انکل ایک بات تو
بتائیے۔ کیا یہ سب کچھ سچ ہے ہم کو بہت شوق ہے عنبر ناگ
ماریا کیٹی وغیرہ سے ملنے کا۔ انکل کبھی یہ سب لوگ یہاں فیصل آباد
آئیں تو ہمارے گھر کا ایڈریس ان کو ضرور دیں اور ہاں امجد بھائی
کا ایڈریس ضرور بر ضرور لکھ کر بھیجئے۔ میں انتظار کروں گی خدا حافظ

بے بی۔ فیصل آباد

مکرمی اے حمید

آداب مسنون کے بعد عرض ہے کہ ہم نے نئے ناول پڑھے ان
میں غیبی شیشہ اور ماتا دیوی کا گدھ پڑھے بہت پسند آئے۔
ہمارے گاہکوں اور آپ کے قارئین نے دعا کی ہے کہ آپ
اس سے اچھے ناول لکھیں اور ہمارے گاہکوں اور آپ کے
قارئین جنہوں نے آپ کے ناول پسند کیے مندرجہ ذیل ہیں۔
محمد ضیاء الحسن، محمد ذکاء الحسن، ادریس، بلبشر شاہ، اکرام الحق
رانا محمد سلیم خان سلیمی، رانا محمد ریاض خان، عبدالواحد تبسم، محمد اصغر
رانا، محمد عاشق کنول نے پسند کیے اور سب دوسروں نے پسند
کیے

آپ کا مخلص رانا محمد سلیم خان سلیمی

پتہ: رانا لائبریری نیو اردو بازار سرگودھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۱ | خلائی جہاز کی ممی | ۴/۵۰ |
| ۱۰۲ | نیلی خلائی شیطان | ۴/۵۰ |
| ۱۰۳ | ماریا دوزخ میں | ۴/۵۰ |
| ۱۰۴ | خلائی کمرہ | ۴/۵۰ |
| ۱۰۵ | مُردوں کا ستارہ | ۴/۵۰ |
| ۱۰۶ | خونخوار انسانی کھوپڑی | ۴/۵۰ |
| ۱۰۷ | خطرناک طلسمی روشنی | ۴/۵۰ |
| ۱۰۸ | ہیبت ناک قلعہ | ۴/۵۰ |
| ۱۰۹ | نیلی شیشہ | ۴/۵۰ |
| ۱۱۰ | ماتا دیوی کا گدھ | ۴/۵۰ |
| ۱۱۱ | آدھی عورت آدھا سانپ | ۴/۵۰ |
| ۱۱۲ | عنبر اور خلائی مخلوق | ۴/۵۰ |
| ۱۱۳ | کیٹی اور زندہ لاش | ۴/۵۰ |
| ۱۱۴ | ماریا طوفانی رات میں | ۴/۵۰ |
| ۱۱۵ | خطرناک تجربہ | ۴/۵۰ |
| ۱۱۶ | سانپ کا قیدی | ۴/۵۰ |
| ۱۱۷ | موت کی چھلانگ | ۴/۵۰ |
| ۱۱۸ | مُردے کی موت | ۴/۵۰ |

# عنبر ناگ ماریا کیٹی اور خلا میں

اے حمید

اقرا

نیا مکتبہ اقرا
۱۲- بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور - ۸